
هو الذي ارسل رسوله بالهدى ودين الحق
ليظهره على الدين كله ولو كره المشركون ۞
(سورت توبہ ، آیت 33)
ترجمہ :
وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور
دین حق دے کر بھیجا تاکہ اس (دین) کو
(دنیا کے) تمام دینوں پر غالب کرے۔
اگرچہ کافر ناخوش ہی ہوں۔۔۔
پیامِ جبریل
از
عامر ثقلین

فہرست

- فاروق اعظم
- سنت کی اہمیت
- اللہ نور سموات والارض
- اللہ کے نزدیک
- حضرت عثمان غنی
- حضرت خالد بن ولید
- نفس اور الحاد
- دھوکے باز
- اے مبلغ
- تعویذ فروشی
- اعلان جمعرات
- الحمدللہ
- نماز کی اہمیت
- بدترین ظلم
- یا اللہ
- مقاصد مکتب
- قادیانیت پر لعنت

- نسوانیت ، رحمت
- آخرت ، حقیقت
- شعائر اللہ
- حمد
- حکم طلاق
- نعت
- صدیق اکبر
- اہل سنت والجماعت
- گروہ خوارج
- کفر و شرک اور سزا
- پیرانِ حرم
- سیکولرزم ازم کے اثرات
- زوال امت کے اسباب
- انکار سجدہ
- فتنہ پرور
- جہالت،شریعت نہیں

- میلے پر
- ٹی وی پر
- قرآن کی حفاظت
- اشاعت سود
- بے حرمتی
- حکم خدا، اطاعت مصطفیٰ
- شاہین
- شکوہ از ملحد
- جواب شکوہ
- ابلیس کی مجلس شوریٰ
- رباعی
- نوجوانوں سے خطاب
- کیا بتاؤں
- حصولِ علم فطرت
- انسانی زندگی
- یا رب
- جدو جہد

- ہاروت و ماروت
- نظام جمہوری
- عرض کیا ہے
- ہاروت و ماروت
- ووٹ اور دین
- حضرت یوسف
- حضرت ابراہیم
- تاریخ میں
- شب معراج
- عصر حاضر میں
- المیہ
- عکس انتشار
- اسیر ہوس
- اے مومن
- اے اقبال
- مبالغہ آرائی
- مسائل اور خود کشی

- قارونیت میں
- رباعی
- بندہ مومن
- فبای الاء ربی کما تکذبٰن
- اے ساقی
- گناہ کے کام
- آثار قدیمہ ، انسانی نگینہ

- انسانی ارتقاء و بقاء
- نصیحت
- نصیحت (زر سنّر)
- عصر حاضر سے الحذر
- امروز!
- رباعی
- افریقی بچے
- پودوں کی اہمیت
- فتنے

توحید

اطاعت محبت عقیدت کے لائق
اکیلا خدا ہے وہ معبود بر حق
وہی سب سے اعلیٰ وہی تو حسیں ہے
نہیں مثل اس کا کہیں بھی نہیں ہے
نہ ماں باپ اس کے نہ اولاد اس کی
اکیلا وہ یکتا عظیم اس کی ہستی
ملائک کا مالک جہاں کا وہ خالق
وہی سب کا رب ہے وہی سب کا رازق
رحیم اور رحمان، فرماتا رحمت
دو عالم میں بانٹے وہ ہر ایک نعمت
وہ قرآں میں فرماتا ! تم سے اے لوگو
کرو حمد اس کی ، اسی کو پکارو
جھکو اس کے آگے سبھی بندگی میں
یہی درس اس کا تمھیں زندگی میں

لکم دینکم

یہ دربار گرجے کلیسا و مندر
بتوں کی شناخت میں سب ہیں برابر
یہ خود سے اڑاتے نہ مچھر نہ مکھی
خدا نے نہ سننے کی طاقت بھی رکھی
یہاں پر بتائیں گے اپنی یہ پوجا
کہ معبود اپنا بناؤں میں دوجا
کلامِ خدا کو نہ پہچانتے ہو
کہ واضح ہدایت نہیں مانتے ہو
تکبر میں ڈوبے ہو دختر کشی کے
طریقے بھی گھٹیا سبھی بندگی کے
نہ مسکن یہ دنیا، مکیں بھی نہیں ہے
تمھیں آخرت کا یقیں بھی نہیں ہے
ہو کھیتی زنا کی تمھی نسل ابتر
ہو کھیتی زنا کی تمھی نسل ابتر
جہنم کو جاتا تمھارا ہی دیں ہے
جہنم کو جاتا تمھارا ہی دیں ہے

بارگاہ خدا میں التجاء

ترا ذکر کرتا ہے میرا دل ، یہاں صبح و شام نماز میں
تری ذات سب سے عظیم ہے، نہیں ملتی مجھ کو مجاز میں

میں نے چھوڑ دی سبھی مستیاں، میں نے چھوڑ دی سبھی شوخیاں
نہیں حسن پر بھی غرور ہے، نہیں تن بدن بھی ہے ناز میں

ہوں لباس زیب بدن سیاہ، ہوں خاک میں یہاں مل رہا
نہ سکوں ملے کسی گیت میں نہ سکوں ملے کسی ساز میں

اسی بات کی مجھے فکر ہے، کبھی آپ مجھ سے ہوں آشنا
تری بندگی میں تڑپ رہا، رہے دل ہے سوز و گداز میں

نہیں شیخ سعدی کے جیسا علم، نہ رومی کی مجھے کچھ خبر
میں تو محو ہوں ترے عشق میں، میں تو محو ہوں یاں حجاز میں

مجھے کہہ رہے ہیں بتا ہمیں، رہے کیوں ہمیشہ تو عشق میں
تری ذات کی ہوں تلاش میں، یہ میں کہہ رہا ہوں جواز میں

20 جنوری 2026ء

بارگاہ خدا میں دعا

یاں نماز کے تھا قیام میں ، ہوا پیش ایسے حضور میں
گیا پھر رکوع ، سجود میں ، تری بارگاہ کے نور میں

ہاں نگاہ میری جھکی رہے ، رہے تن بدن میں بھی عاجزی
ہے لباس میرے میں سادگی ، نہیں دل مرا ہے غرور میں

نئی خواہشیں یہاں بندگی میں ہوں کرتا رہتا میں روز روز
تری اے خدا ہوں تلاش میں ، کہیں پاس میں کہیں دور میں

مرا ذوق اس کو ہے دیکھنا ، کہیں آیتوں کے ہے نور میں
وہ جو جلوہ مکہ ، مدینہ میں ، وہ جو جلوہ تیرا تھا طور میں

تجھے روح میری ہے چاہتی ، ترا عشق میری ہے بندگی
مری عید تیری ہاں دید ہے ، نہیں جنتوں کی ہے حور میں

تری ذات سب سے رحیم ہے ، تری ذات سب سے کریم ہے
تری ذات سب سے بلند ہے ، تو ہے اعلیٰ سب سے غیور میں

اعوذ باللہ

میں شیطان سے رب کی چاہوں حفاظت
خیالات بد سے بھی چاہوں حفاظت

جو ہے صبح پرور ، جو ہے شام پرور
بری چیز سے، اس کی چاہوں حفاظت

ہاں تاریک شب کی برائی سے لیکر
میں حاسد کے شر سے بھی چاہوں حفاظت

حقیقی جو لوگوں کا معبود برحق
غلط کام سے،اس کی چاہوں حفاظت

برائی کی جانب کرے دل جو مائل
میں ابلیس سے،رب کی چاہوں حفاظت

جو جنات ، انسان ہوتے برے ہیں
میں اللہ کی سب سے ہاں چاہوں حفاظت

ہدایت!

کبھی خون ریزی نہ انسان کرتا
جو دل میں خدا پر ہے ایمان رکھتا
کبھی دیکھ باغات نعمت کی کثرت
تکبر میں آکر نہ شیطان بننا
اے مسلم مساجد کو آباد رکھنا
کبھی ان کو ہرگز نہ ویران کرنا
کبھی آخرت سے نہ غافل ہے ہونا
جہالت میں ہرگز نہ حیوان بننا
ثواب اس کو ہوتا جو اللہ کی رہ میں
کبھی مال دیتا کبھی جان دیتا
کبھی شب گزارے عبادت میں اپنی
نہ غافل خدا سے نہ انجان رہتا
جو باریک کپڑے میں رہتی برہنہ
اسے آخرت میں ہے نقصان ہونا

رسول خدا تو کلام خدا کی
وضاحت ہے کرتا ہے پہچان دیتا
تبسم ہے سنت رسول خدا کی
کسی سے جو ملنا تو مسکان رکھنا
کھڑی اس میں مشکل تو ہرگز نہ کرنا
ہمیشہ ہے اسلام آسان کرنا
ہے معبود اللہ فقط ایک اللہ
ہے مومن گواہی جو انسان دیتا

نصر من اللہ

قرآن ہے فرماتا تمھیں ایک نصیحت
اللہ کا، محمد کا ہے سب مالِ غنیمت
مومن ہیں وہ جو کام یہاں نیک ہیں کرتے
بخشش انھی کو ملتی ہے اور ساتھ میں عزت
اللہ نے تدبیر سے آقا کو نکالا
ناخوش تھی اگرچہ وہاں پر ایک جماعت
اللہ کا یہ وعدہ تھا کہ کر دے گا مسخر
مطلوب تمھیں جیش تھا،بےشان نہ شوکت
رب چاہے تو جڑ کاٹ کے کفار کی رکھ دے
ناراض گو مشرک ہوں، نہیں کرتے اطاعت
ہم ہی نے وہاں بھیجے تھے نورانی فرشتے
اللہ کی حکمت تھی وہ اللہ کی بشارت
برسایا تھا اللہ ہی نے چرخ سے پانی
تم سب ہی سے پھر دور کی شیطانی نجاست
مومن وہاں مضبوط سب اللہ نے بنائے
اور ڈال دی کفار کے دل میں وہاں ہیبت
فاتح بنے اس غزوہ میں پھر شان سے مومن
اللہ کی رحمت، سبھی اللہ کی تھی قدرت

حقوقِ نسواں

تھی تخلیق فرمائی جوڑے کی خلقت
انھی سے ہیں پھلائے سب مرد و عورت
اے لوگو شب و روز اس کو پکارو
یہاں پر وہ پوری ہے کرتا جو حاجت
یتیموں کے اموال کھاؤ نہ ہرگز
انھیں ان کا واپس کرو مال و دولت
خواتین کے ساتھ انصاف کرنا
کہ شادی سے پہلے ہے لینا اجازت
اگر تم کسی لونڈی کے ہو مالک
تو انصاف کرنا ، نہ کرنا خیانت
خواتین جو مہر مرضی سے چھوڑیں
وہ ان کی ہے شفقت ، وہ ان کی محبت

جو اموال ماں باپ چھوڑیں یہاں پر
تو حقدار میراث میں بھی ہے عورت
خدا کے طریقے پہ تقسیم کرنا
خواتین کی جو ہے بنتی وراثت
ہمیشہ ہے اخلاق سے پیش آنا
بہن، بیٹی، ماں ، بیوی، سب ہیں یہ نعمت
ہمیشہ ہے بچنا زنا کاریوں سے
ملے گی خدا کی وگرنہ ہے لعنت
یہ سبحان فرمان اس کے ہیں لوگو
ہمیشہ وہ اللہ جو کرتا ہے رحمت

روشن آیات

نہ انصاف چھوڑو ، کبھی دشمنی میں
نمازیں نہ قائم کرو گندگی میں

ہمیشہ رسولوں پہ ایمان لانا
کبھی عہد توڑو نہ تم سر کشی میں

ہوں عیسیٰ یا موسیٰ خدا کے ہیں بندے
حلول اس کا ہوتا نہیں آدمی میں

خدا کی حکومت ہے سارے جہاں پر
کرے ختم سب کچھ،وہ چاہے گھڑی میں

کرو پوری قسمیں کرو سب فرائض
ہمیشہ جھکانا ہے سر بندگی میں

ہیں روشن یہ آیات اللہ نے بھیجی
کرے پیروی جو رہے بہتری میں

ناموسِ رسالت

اصحاب سے جاری ہوا ہر حکم ہے قائم
گستاخ تری ذات کے، کا قتل ہے لازم

مشرک ہو منافق ہو مجوسی کہ یہودی
برباد کریں گے سبھی ابلیس کے ہمدم

پرواہ نہیں قوم کے افراد کی ہم کو
نے فکر ہے پھیلے ہوئے الحاد کی ہم کو

زندیق کی، ذمی کی ، کہ آزاد کی ہم کو
نے مال کی یا کثرتِ تعداد کی ہم کو

کامل ہوئی ہے آپ پہ ،بس ختم نبوت
مسلم کریں سب آپ کی ہیں ذات سے الفت

اموال سے اولاد سے اور جان سے بڑھ کر
چاہت تری، عظمت تری،ناموسِ رسالت!

اللہ تعالیٰ کے رسول

وہ پیغام توحید پہچانے آئے
محمد، براہیم ، عیسیٰ و موسیٰ

سیاست ، معیشت یا مذہب کے اندر
خدا کے وہ احکام منوانے آئے

انھی کے مخالف ابوجہل ، آزر
و نمرود ، فرعون ، گمراہ انساں

انھوں نے ہی عورت کو پردے سے عزت
و زینت ، وجاہت ، جہاں میں ہے بخشی

انھوں نے بتایا کہ اللہ کے نزدیک
ہو گورا یا کالا کسی نسل والا

سبھی ہیں برابر مگر صرف تقوی
کو اپنانے والے فقط ہوں گے برتر

وہ عرب و عجم سے کسی قوم سے ہو
اسے فوقیت کوئی حاصل نہ ہوگی

انھوں نے بتایا کہ دنیا ہے فانی
کسی روز یاں پر قیامت بھی آنی

رسولوں نے پیغام سب کو دیا ہے
یہی روشنی کا حقیقی دیا ہے

ان اللہ علی کل شئی قدیر

اس زندگی اور موت کی حالت بیاں کر دے
اِذْ قَالَ بَرَاہیم یقیں تاکہ ہو قلبی
لو چار پرندے کرو مقصد یہاں پورا
اس طرح بیاں کرتا ہے محبوبِ حقیقی
رب قَالَ فَصُرھُن کرو ، مِنھُن کرو جُزءً
پھر سب سے پکارو چلے آئیں سبھی سَعْیًا
اک شخص جہاں گزرا واں اوندھی پڑی بستی
خواہش دِلی، آباد کرے کیسے وہ ہستی؟
پھر موت کہ کچھ بعد اٹھایا! کہ دکھایا
ہم جوڑ کہ ڈھانچے انھیں پہناتے ہیں لَحمًا

ہے زندگی یا موت ذرا بھی نہیں مشکل
محبوبِ حقیقی ہے وہ ہر چیز پہ قادر

آگاہ رہو

زمیں آسماں سب ہیں دیتے گواہی
فقط ایک اللہ کی ہے بادشاہی
قیامت کے دن جمع سب کو کرے گا
واں دیکھیں گے اعمال بد کی تباہی
مگر حق سے اعراض کرتے ہیں کافر
دلوں پر ہے گمراہی کی بس سیاہی
وہ کہتے فرشتہ کوئی کیوں نہ اترا
ہیں جھٹلاتے قرآں ، جو ہے آسمانی
بنایا ہے تاریکی اور روشنی کو
وہ ہر شے میں ظاہر ہے کرتا نشانی
خدا سب ہے پوشیدہ ، ظاہر سے واقف
اکیلا وہ یکتا نہیں اس کا ثانی
کسی کو برابر جو ٹھہراتے ، اس کا
نہیں کافروں کو ملے رہنمائی
بنائے ہیں انسان مٹی سے اس نے
رہے ایک مدت، ہاں پھر موت آئی
بنائی ہے اللہ نے مخلوق ساری
کرو حمد اس کی، کرو سب بڑائی

نمازِ جنازہ

نہیں سوگ ہے تین دن سے زیادہ
مگر حکم شوہر کا اس سے زیادہ
مہینے کرے چار پورے وہ دس دن
لگائے نہ خوشبو لگائے نہ سرمہ
نہیں چاک کرنا ، گریبان اپنا
نہیں نوحہ کرنا، ہے پڑھنا جنازہ
کرو پاک میت ، اسے غسل دے کر
نہیں چھوڑنا ، جسم کا کوئی حصہ
ہمیشہ جنازے کے ہے ساتھ چلنا
پڑھیں جب جنازہ ، کریں منہ واں قبلہ
صفیں سب نے ترتیب سے باندھنی ہیں
پڑھے چار تکبیریں اس میں ہے بندہ
کرو مغفرت کی دعا مل کے سارے
کہ اک دن تو پورا یہ ہونا ہے وعدہ
ثواب اس کو قیراط! دو کا ہے ملتا
جنازے میں شرکت سے مدفن کا بدلہ
الگ حکم شہداء کا ہوتا، اس پر!
لگا جن کی لاشوں پہ ہے خون تازہ

جہنم کی سزائیں

چہرے ہوں گے کافروں کے تب جہنم میں سیاہ
موت بھی آئے نہیں اور جسم بھی ہوگا تباہ

سانپ بچھو بھی بڑے زہریلے ہوں گے سب وہاں
ان کے خچر کے برابر قد بھی ہوں گے تب وہاں

پھر وہاں دیکھیں گے چہرے وہ سبھی ہیبت زدہ
کافروں کو پھر سزا ہوتی رہے باقاعدہ

منہ کے بل پھر کافروں کو واں گھسیٹا جائے گا
پھر ہتھوڑوں، لوہے کے گرزوں سے مارا جائے گا

ساتھ پھر پاؤں میں ڈالی جائیں گی تب بیڑیاں
زخمی ہوں گی، آگ میں جلنے لگیں گی ایڑیاں

پھر ملے کھانے کو تھوہر جو کہ بدبودار ہے
پیپ پینے کو ملے اور کھولتا پانی ملے

سارے دروازے وہاں پر بند بھی ہوں جائیں گے
طوق بھاری گردنوں میں پھر واں ڈالے جائیں گے

اس جہاں میں کرلے اپنا جو بھی کرنا فیصلہ
کیا جہنم کی سزا کا تجھ میں ہے کچھ حوصلہ

07 فروری 2026 ۔

صلح کی اہمیت!

جو تکرار بیوی سے شوہر کی دیکھو
یا بھائی سے بھائی کے جھگڑے کو دیکھو

کرو بیوی ، شوہر کو آپس میں راضی
کرو بھائی بھائی کو آپس میں راضی

غلط بات سن کر کوئی مشتعل ہو
کوئی آپ کے پاس اس کا جو حل ہو

کوئی بات اچھی کہو جس کو سن کر
ہاں مٹ جائے غصے کا سارا سمندر

کبھی خون ریزی جو ہونے لگے تب
لہو میں سبھی کو ڈبونے لگے تب

خدا کی رضا کی ہاں خاطر وہاں پر
تبھی صلح آپس میں سب کی کرادو

کوئی بات جھوٹی ہے جھگڑے کا باعث
کوئی بات سچی ہے جھگڑے کا باعث

مگر صلح بہتر اگر جان لو تم
نبی کا جو فرمان گر مان لو تم

لا الہ الا اللہ

مری یہی ہے اذاں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
ہو دن یا شب کا سماں، لَا اِلٰہَ اِلا اللّٰہ

رہوں خدا کی ہمیشہ میں پیروی کرتا
زباں پہ میری رواں، لَا اِلٰہَ اِلا اللّٰہ

میں آج اپنے براہیم کی تلاش میں ہوں
کرے جو مجھ کو بیاں، لَا اِلٰہَ اِلا اللّٰہ

ہو جب کبھی مجھے محسوس خوف کا عالم
پکارتا ہوں وہاں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

یہ کافروں کی ہے جنت ، بہت حسیں دنیا
تہیں ہے جن پہ عیاں، لَا اِلٰہَ اِلا اللّٰہ

مجسمہ کوئی مورت سبھی غلط ہوتے
ترا فقط ہے نشاں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

وہ ایک ذات ہے اللہ کی جو رہے باقی
جہان ہوگا دھواں، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ

10 اگست 2025 ۔

امتوں کا زوال

ملی تھی ان کو پہلے، ساری شہرتیں
عطا خدا نے کی، انھیں تھی نعمتیں
کسی کو زندگی، کسی کو موت دے
خدا کی ساری ہوتیں اس میں حکمتیں
نہیں خدا کو ایک، وہ تھے مانتے
وہ مورتی کو دیتے تھے فضیلتیں
نہیں تھے رب کی مانتے نشانیاں
انھی ملی جہاں میں خوب ذلتیں
ہاں وقت آیا ان پہ پھر عذاب کا
وہیں پہ کھل گئیں سبھی حقیقتیں
وہ آیتوں کو کہتے تھے کہانیاں
گناہوں نے ہلاک کر دی امتیں
نہ کافروں کی عادتوں پہ ناز کر
ثمود ، عاد والی، کر نہ حرکتیں

مجھے خبر ہے!

غلام کی سلام کی، قیام کی ہے سب خبر
کلام، شام، کام ، نام ، جام کی ہے سب خبر

لگام کی تمام کی نیام کی ہے سب خبر
حرام ، دام ، حام ، سام، رام کی ہے سب خبر

پہاڑیوں کی وادیوں کی پربتوں کی سب خبر
کہانیوں ، نشانیوں کی ، موسموں کی سب خبر

حقیقتوں کی ذلتوں کی قربتوں کی سب خبر
رقابتوں کی نفرتوں کی حاکموں کی سب خبر

کتاب کی ثواب کی عذاب کی ہے سب خبر
شراب کی جناب کی ،عتاب کی ہے سب خبر

گلاب کی ، نقاب کی ، حجاب کی ہے سب خبر
حساب کی ، جواب کی ، رقاب کی ہے سب خبر

جوان، مان، شان ، آن ، جان کی ہے سب خبر
مکان کی ، ریان کی ، زمان کی ہے سب خبر

نشان کی زبان کی بیان کی ہے سب خبر
زمین آسمان کی جہان کی ہے سب خبر

محبتوں کی چاہتوں کی برکتوں کی سب خبر
فضیلتوں کی نعمتوں کی عزتوں کی سب خبر

ضرورتوں کی حکمتوں کی محنتوں کی سب خبر
نصیحتوں کی سنتوں کی قیمتوں کی سب خبر

مجوسیوں ، یہودیوں ، فسادیوں کی سب خبر
ہاں ملتوں کی ظلمتوں کی شہوتوں کی سب خبر

ہاں آپ کو تھی سب خبر، ملی مجھے ہے اب خبر
شرارتوں میں کافروں کی مشرکوں کی سب خبر

انتساب: مفکر اعظم (ڈاکٹر اسرار احمد صاحب)

10 فروری 2026ء

صحابہ سے بیعت

جب گرد تھی آقا کے صحابہ کی جماعت
فرمایا کہ سب مل کہ کرو آپ یہ بیعت

یشرک نہ بنانا ، نہیں ڈاکہ زنی کرنا
نزدیک فحاشی کے کبھی آپ نہ جانا

نے بھوک سے قاتل کبھی اولاد کا بننا
ناحق کوئی بہتان کسی پر نہ لگانا

اسلامی شریعت کی ہے تعمیل بھی کرنا
اور اللہ کے احکام کی تکمیل بھی کرنا

جو بھی کرے گا اللہ کے اس عہد کو پورا
محشر میں ملے گا سبھی اعمال کا بدلا

28 اکتوبر 2025 ۔

حضرت فاطمتہ الزہرا

اولاد میں آقا کے نواسوں کا ہے رشتہ
ان کو اَسَدُ اللہ کی ہے گھر والی کا رتبہ

حوروں کے وہ جھرمٹ میں چلی جائیں گی جنت
مخلوق میں سے کوئی بھی دیکھے نہ ہتھیلی

شوہر علی ، والد نبی ، سردار ہیں بیٹے
تھیں لختِ جگر فاطمہ آقا کی چہیتی

وہ فاطِمہ ہیں طیّبہ ہیں آقا کی بیٹی
آمد پہ! محبت سے بچھا دیتے تھے کملی

رسالت مآب

(آزمائش و جدو جہد)

آقا نے جبھی اللہ کا پیغام سنایا
اس وقت بہت لوگوں نے آقا کو ستایا
گردن پہ کبھی اوجھڑی کفار نے رکھی
ساحر کبھی شاعر کبھی مجنوں بھی بلایا
شعب ابی طالب میں تھا گھر والوں کو رکھا
پل پل انھیں بھوک نے دن رات ستایا
آنکھوں سے اشارے کبھی دشنام طرازی
مجہول خیالوں کہ سوالوں پہ بلایا
حالت ہوئی ایسی وہاں اپنے ہوئے دشمن
پھر آقا کے اصحاب کا واں خون بہایا
صدیق و عمر ہو، علی ،عثمان غنی ہو
ان سب نے وہاں آقا کا تھا ساتھ نبھایا
طائف گئے لوگوں نے واں برسائے تھے پتھر
اللہ سے دعا کے لیے ہاتھوں کو اٹھایا

ہجرت ہوئی مکہ سے کہ اپنوں سے جدائی
کفار نے جب قتل کا منصوبہ بنایا
آقا سے تھے غزوات وہ کرنے لگے کافر
جھگڑے کبھی فتنوں کا تھا طوفان اٹھایا
ہر چیز پہ تھامے رہے واں صبر کا دامن
سر آنکھوں پہ تبلیغ کی خاطر بھی بٹھایا
راضی ہوئے آقا سے ہیں محبوب حقیقی
سو اسم مبارک یہاں پھولوں پہ سجایا
کوشش کرے ایسی تبھی حاصل یہاں منزل
ہر گز نہیں شکوہ کرے او میرے خدایا!

آدابِ رسالت

وَلَا تَجۡهَرُو سامنے تم نبی کے
اکارت نہ اعمال پھر ہوں، کسی کے

نہ اصوات اونچی کرو تم نبی سے
یہ اللہ کا فرمان ہے تم سبھی سے

انھی کو مبارک ہے اللہ کی بخشش
ہیں رکھتے جو آواز دھیمی نبی سے

وہی عقل رکھتے نہیں ، اب جو حجروں
سے باہر پکاریں کبھی بھی نبی سے

وہاں پر کھڑے صبر کرتے وہ سارے
یہاں تک کہ خود آپ تشریف لاتے

یہی بہتری ہے یہی بندگی ہے
جو بھیجا ہے تم میں، وہ میرا نبی ہے

نہ آگو بڑھو تم اے ایمان والو
ڈرو، ساتھ اللہ کے احکام مانو

30 اکتوبر 2025ء

نمازِ جمعہ

پڑھو سارے جمعہ ، یہی ہے نصیحت
اگر تم خدا سے ہو کرتے محبت
جو جمعہ ہے پڑھتا ، خدا اس پہ کرتا
بہت ساری رحمت، بہت خوب برکت
جو مسجد میں جائے گا سب سے ہاں پہلے
زیادہ اسے سب سے ہوگی فضیلت
اضافی ہاں کاٹے، جو ناخن بدن پر
کرے غسل، خوشبو ، لگائے بدن پر
کرے خوب مسواک دانتوں کے اوپر
لگائے کوئی تیل بالوں کے اوپر
وہ پھر جائے مسجد ، پڑھے پھر نوافل
رہے پھر نہ جمعہ کے خطبہ سے غافل
وہ خاموش بیٹھا واں خطبہ سنے گا
نہیں شور مسجد میں برپا کرے گا
ہو دیہات یا شہر ، جمعہ پڑھے گا
نہیں اس سے غافل وہ ہرگز رہے گا

ماہ رمضان

ہم پر ہوئے رمضان کے سب فرض ہیں روزے
کرتے دلوں کو پاک سبھی فرض ہیں روزے
دروازے سبھی آسماں کے کھولے ہیں جاتے
اور ساتھ شیاطین سبھی جکڑے ہیں جاتے
روزے یہی بنتے ترے ہیں جسم کا صدقہ
پاکیزہ تری روح ہیں کردار ہیں کرتے
کستوری سے بہتر لگے ہے منہ کی وہ خوشبو
سر اپنا جھکاتے یہاں رحمان کے بندے
شہوت یہاں پر چھوڑتا جو اللہ کی خاطر
اعمال بھی کرتا رہے جو سارے وہ اچھے
رمضان میں اک خاص وہ ہے رات کہ جس میں
نازل یہاں پر ہوتے ہیں نورانی فرشتے
ہو جائیں گے اک باب سے داخل وہاں جنت
اس طرح وہ رحمان کا انعام ہیں پاتے
روزے یہاں پر رکھتے ہیں رحمان کے بندے
روزے یہی محشر میں وہاں ڈھال ہیں بنتے

تعریف ایمان

یشرک نہیں ہے اللہ کا اس ذات پہ ایماں
سبحان سبھی نام ہیں، اس بات پہ ایماں

نازل ہوئے اس ذات سے احکام پہ ایماں
نازل ہوئی الہامی کتابوں پہ بھی ایماں

الخیر کی تقدیر پہ وہ ذات ہے قادر
نبیوں پہ رسولوں پہ فرشتوں پہ بھی ایماں

محشر میں ملے گا سبھی اعمال کا بدلا
جنت پہ! جہنم کی ہے آتش پہ بھی ایماں

تصدیق ہے دل سے، زباں اقرار ہے کرتی
آقا پہ ہے کامل ہوا اسلام پہ ایماں

القرآن الکریم

پاس اپنے جو ترتیب میں توقیفی ہے قرآں
نازل ہوا ترتیب نزولی میں ہے قرآں
ایمان کے احکام کا قانون ہے قرآں
الہامی ہے، لا ریب ہے فرقان ہے قرآں
جامع کرے توحید ، رسالت کی وضاحت
محفوظ ہے، اعجاز ہے، برہان ہے قرآں
واضح بیاں کرتا رہے ہر چیز، ہے قرآں
رحمان! نگہبان کا فرمان ہے قرآں
افراط کہ تفریط سے بھی پاک ہے قرآں
ہر چیز سے اعلیٰ یہی سبحان ہے قرآں
توریت کی انجیل کی تصدیق بھی کرتا
ہر حکم خدا کا بھی نگہبان ہے قرآں
ہرگز نہیں ممکن کوئی تحریف بھی کرنا
اسلوب کے معیار میں سب یکساں ہے قرآں
ادیان کی تکمیل کا اعلان ہے قرآں
کامل کرے مومن کا بھی ایمان ہے قرآں

اللہ ھو اکبر

تکمیل کُم دِینُ کی انعام بھی اس کا
ادیان پہ غالب کرے اسلام بھی اس کا
بدلے اسی کے حکم سے سارے ہیں دن رات
افلاک کی گردش پہ ہے اَلحُکم بھی اس کا
نازل جہاں میں اس نے کی الہامی کتابیں
توریت بھی انجیل بھی قرآن بھی اس کا
موجود ہے جو عرش پہ وہ تخت بھی اس کا
مُقسِطؔ وہی فرقان بھی میزان بھی اس کا
وہ چاہے کرے تختِ سلیمان پہ رحمت
یوسف کو نوازے جہاں میں مصری حکومت
تقدیر پہ ، اَلخَیر پہ ، مخلوق پہ غالب
حاکم وہی ہر نفس پہ،افلاک پہ قدرت
یُشرِکُ نہیں اس ذات کا معبود ہے برحق
مخلوق پہ رحمت کرے، ہر جاں کو دے نعمت
عالم کے خزانوں کی سبھی کنجیاں اس کی
سکھلائے وہ حکمت جہاں میں بانٹے وہ ثروت
مشکل کشا حاجت روا رحمان ہے مالک
مخلوق پہ لازم کہے، بس اللہ ھو اکبر!

فرعون کا خوف

بے چینی بہت خواب سے فرعون کی بڑھتی
فرعون نے دربار میں بلوائے نجومی

ان سب نے بتایا کہ یہاں مصر میں پیدا
ہرگز نہیں مانے گا تجھے وہ خدا، ایسا!

برہم ہوا اس بات پہ کم بخت، بہت تھا!
تب پیش نظر مصر کا وہ تخت، بہت تھا!

ظالم نہیں لا علم تھا! موسیٰ ہوں گے سچے
اس خوف میں پھر ذَبح واں ہوتے رہے بچے

لیکن خدا جس کا ہو محافظ! کرے رحمت
پھر روک نہیں سکتی اسے دنیا کی طاقت!

27 اکتوبر 2025ء

مسیح الدجال

تب قربِ قیامت یہاں فتنے کھڑے ہوں گے
اس کے گدھے کے کان بھی لمبے بڑے ہوں گے

کافر بھی مدینے سے نکالے سبھی ہوں گے
تب سات مدینے کے یاں دروازے بھی ہوں گے

ہر اک پہ مقرر یہاں نورانی فرشتے
پہنچے نہ وہ کافر کبھی ہرگز بھی مدینے

ہرگز نہیں وہ بات کرے گا کوئی سچی
جنت بھی جہنم بھی بنائے گا وہ جھوٹی

اس وقت جسے ہاتھ سے وہ قتل کرے گا
ابلیس کی قوت سے اسے زندہ کرے گا

دجال کے فتنے سے تمھیں خوف ہے لازم
انکار پہ اس کے تبھی جھوٹا خدا برہم

اے ایمان والو

اے ایمان والو چلو عاجزی سے
دلوں کو منور کرو بندگی سے
نمازیں یہ روزے نہیں صرف کافی
کرو پاک روحیں سبھی گندگی سے
اٹھو دین حق کو ضرورت تمھاری
ہے طاغوت حاکم یہاں سرکشی سے
کہیں سائبہ ،ود ، کہیں حام کے بت
یہاں پر ملیں گے تمھیں آزری سے
ہیں لبرل یہ قومیں یہودو نصاری
جلن ان کے دل میں ہمارے نبی سے
ہیں یاجوج، ماجوج غالب جہاں میں
کہیں ساحری سے یا سوداگری سے
اے مومن یہ دنیا ہے اک قید خانہ
نہ مرعوب ہونا کسی یورپی سے
ہے قرآن، فرقان ، سب کا ہے ایماں
سوال اس کا ہوگا ہراک امتی سے

10 ستمبر 2025ء

فاروق اعظم !

ہیں فاروق اعظم جنھوں نے بنایا
سیاسی سماجی معاشی نظاموں
کو مضبوط اتنا کہ دجلہ کنارے
مرے گا نہ بھوکا کبھی کوئی حیواں
وہاں ہو گی ممکن وہ تنقید جس میں
خلیفہ ، گورنر ، سپاہی بھی شامل
وہاں سے ہی نکلیں گے اللہ کی رہ میں
جو تکبیر اللہ ھو اکبر کہیں گے
چلے گی وہ شمشیر جس سے بہے گا
رگوں سے منافق کی، واں خوں کا دریا
جبھی قیصر و کسریٰ کی سلطنت کے
مجوسی ، یہودو نصاریٰ ڈریں گے
فتوحات ہوں گی تو مال غنیمت
خدا کے طریقے سے تقسیم ہو گا
جو قانون ہو گا ، تو قرآن ، سنت !
جو فرمان ہو گا ، تو قرآن ، سنت !
زمیں پر خدا کا وہ نائب ! ، خلیفہ
ہیں فاروق اعظم ، ہیں فاروق اعظم !

سنت کی اہمیت

پوچھے کوئی اصحاب سے جو اس کی فضیلت
رحمان کا بندہ کوئی اپنائے جو سنت

تھے جاں فدا کرتے سبھی سنت پہ وہ اپنی
خاموش ادب سے سبھی سنتے تھے نصیحت

رکھتے نہیں تھے دل میں وہ کوئی بھی کدورت
اخلاق سے آقا کے وہاں سب میں محبت

قرآن میں نازل ہوئے احکام ہیں رب کے
آقا نے سکھائی ہمیں اسلامی شریعت

اوقات نمازوں کے ہوں، سجدوں کا طریقہ
سنت سے ہو واضح ہمیں ہے ساری حقیقت

قرآن کی تشریح احادیث ہیں واللہ
اور اس کی نمونہ ہے فقط آقا کی سیرت

ہاں صبر ، تحمل ، ہمیں ہمدردی سکھائی
سکھلائی محبت ہمیں شفقت ہمیں چاہت

اس زندگی کے سارے ہیں آداب سکھائے
اپنائے تو عزت ملے اور ساتھ ہی جنت

ایماں کوئی لایا اسے قرآن سکھایا
ممکن ہوا آقا کی ہے سیرت کی بدولت

مل کر سبھی دل میں کرو بس ایک یہ نیت
مائل کرو سنت کی طرف اپنی طبیعت

چھوڑو گے برائی یہاں چھوڑو گے خباثت
فرمائے گا رحمان بھی پھر خاص وہ رحمت

مومن تجھے گر چاہیے اللہ کی محبت
آقا کی اطاعت کرو آقا کی اطاعت

اللہُ نور سموات والارض

ارض و سما کا نور ہے، وہ نور ہے اللہ
یشرک نہیں جس ذات کا وہ نور ہے اللہ

رحمان ہے سبحان ہے اور نور ہے اللہ
ہے مشرقی نے مغربی وہ نور ہے اللہ

اک طاق میں مصباح کو رکھا ہوا جیسے
مصباح میں فانوس کو رکھا ہوا جیسے

وہ مثل ہو موتی کی چمکدار ہو خود سے
فانوس چمکتا ہوا وہ تارا ہو جیسے

مصباح ہو زیتون کے وہ ایسے شجر کا
خود تیل وہ روشن رہے، ہاں نار نہ پکڑے

یہ سب تو فقط مثل ہیں ، خود نور ہے اللہ
جو بڑھتا رہے نور پہ وہ نور ہے اللہ

30 نومبر 2025 ۔

اللہ کے نزدیک

مومن تو فقط اللہ پہ کرتا ہے توکل
رکھے نہیں اللہ نے ہیں انسان میں دو دل
ازواج تمھاری کو نہیں ماں ہے بنایا
بیٹا نہیں منہ سے کہے بیٹے کو بنایا
معلوم نہیں گر تمھیں ہے باپ حقیقی
پھر سب ہی آپس میں ہو اب دین میں بھائی
مومن یا مہاجر کی بہ نسبت بھی زیادہ
حقدار ہیں ارحام، ہیں رشتوں میں قریبی
اللہ کہے وہ بات ، حقیقت پہ جو مبنی
سو تھام لو مضبوطی سے اللہ کی یہ رسی
ازواج ہیں آقا کی سبھی دین میں ، مائیں
حق بات ہے یہ اللہ کی، ایمان جو لائیں
لیکن سبھی ازواج پہ لازم ہے اطاعت
احکام خدا، ساتھ میں آقا سے محبت
ازواج کی، تطہیر بھی اللہ کی ہے رحمت
اور ساتھ میں مقصود ہے ازواج کی عزت
قرآن جو پڑھتا ہے، بھٹکتا نہیں مومن
حکمت ہے ، نصیحت ہے یہی ساری ہدایت!

حضرت عثمان غنی

کرتے رہے غربا پہ ہمیشہ وہ سخاوت
اسلام پہ ایمان میں پہلے پائی تھی سبقت
جنت کی بشارت میں بھی شامل ہیں صحابی
کرتے رہے آقا کی ہمیشہ وہاں خدمت
جب کافروں نے مکہ میں ڈھائے تھے مظالم
تب حبشہ، مدینے کبھی فرمائی تھی ہجرت
اوصاف حمیدہ تھے حسیں حلیہ مبارک
شرمو حیا کامل تھی، تھی آقا سے محبت
وہ میٹھا کنواں وقف کیا نام خدا پر
غزوات میں شرکت رہی پیکر میں سخاوت
اس دور خلافت میں تھی اسلامی حکومت
ایران ، مراکش ہوئی قبرص میں بھی وسعت
ذو نور لقب والے وہ عثمان غنی ہیں
صحبت ملی آقا کی ، ملی اللہ کی رحمت
قرآن کے جامع بھی وہ عثمان غنی ہیں
رخصت ہوئے دنیا سے ملی جام شہادت

حضرت خالد بن ولید

ان سے ہوئے اصحاب احد پر وہاں گھائل
وہ صلح حدیبیہ پہ ،ہوئے اسلام میں داخل
اک عمدہ وہ پوشاک واں پہنے ہوئے آئے
دیدار رسالت کے لیے ذوق میں آئے
حاصل ہوئی شہرت وہاں عزت وہاں عظمت
ان سے ملی دشمن کو وہاں خوب ہزیمت
انطاکیہ سے شام پہ قابض ہوئے مسلم
اسلام میں شامل کیے پھر خوب علاقے
اسلامی علم موتہ کے موقع پہ اٹھایا
اور سیف لقب اللہ کے محبوب سے پایا
فاتح تھے، اسلام کے وہ سالار تھے اعظم
وہ رب کے سپاہی،وہ صحابی ہیں معظم
کرتے رہے اسلام کے لشکر کی قیادت
حاصل نہیں لیکن ہوئی خالد کو شہادت

نفس اور الحاد

پر بار ہیں الفاظ میں کچھ شوخیاں لیکن
اس میں کہیں الحاد کو حاصل ہے تحفّظ

یہ نَفُس تو چالاک ہے ، مجبور نہیں ہے
ہر گز نہیں اس پر یقیں ، اَمّارہ ہے باطِن

خواہش کرے معبود اسے مان لے آدم
انسان کے ایمان کا سب سے بڑا رہزن

اس کو خودی کے راز سے واقف نہیں ہونا
مغرور ہے بس چاہتا قارون سا دامن

زر، زن، زمیں کو پوجنا خواہش یہی ہے بس
گرچہ یہی ہے کہتا ہوں ابلیس کا دشمن

غافل یہی وہ نَفُس ہے الحاد کا باعث
جس سے جڑا انسان کی ہر روح کا بندھن

غالب رہا تو نار ہے مغلوب تو جنّت
بہتر لگے جو فیصلہ وہ کر لے اے ساجن

12 اکتوبر 2025ء

دھوکے باز

سَیَّدَ یا بَرَہْمن سبھی مرشد ہیں مہاجَن
توڑیں گے سبھی تیرے عقائد کے جو بندھن
وہ اپنی کرامت سے جو کہتے وہاں رب ہے
مرشد کو عزازیل کا ہوتا تبھی درشن
یہ سب ہیں زنا کار ، ہوس کے ہیں پجاری
چوروں سے لٹیروں سے بھی بدتر یہی دشمن
پنڈت ہو خلیفہ یا امامان سیاست
فی نارِ جہَنَّم سبھی جائیں گے بَرَہْمن
ہر سمت فحاشی کے ہیں مرشد ترے اڈے
کشمیر ہو جاپان ، کہیں پاک کہ اردن
سب وَہم پَرَستی ہے جہالت کا سمندر
جو چاہے چھپائے سبھی ابلیس یا راون
محشر میں ترے پیچھے ہوں مرشد ترے ساتھی
ہندو ہو یہودی ہو مجوسی کہ کرسچن

اے مبلغ

تبلیغ کا ہے دین میں کردار ، کلیدی
مومن کو اسی سے ملے خُوشنُودی خدا کی
پَیغَمبَری کے رستے یہ دشوار ہیں لیکن
حاصل اسی سے ہوتا مگر نُورِ الٰہی
گھر بار سے محروم بھی اس کام میں ہوگا
محسوس تجھے ہوگی بڑی دِلؐ شِکنی بھی
گزریں گے شب و روز ترے خوف و خطر میں
تَن پَرْوَری کو چھوڑنا ہے دین کے ہادی
جاہل ہیں منافق یہاں ، کافر یہاں مشرک
اور ساتھ میں مکار ہیں اولاد یہودی
ناداں نہیں ، مغرور ہیں ، حاکم یہاں اکثر
اعمال کی پھیلی یہاں ہر سمت خرابی
سرکش سبھی طاغوت ہیں تیرے لیے بیٹھے
تلقین ہے وَ اصْبِرْ عَلٰی دُشنام طرازی

تعویذ فروشی

گو پاک میں موجود تھی پہلے بھی خرابی
باعث بنی آغاز تجارت کا لا علمی
مٹی کبھی قبروں سے اٹھاکر کبھی ڈھانچے
ساحر بنے درویش ، کریں سارے کمائی
جاہل نہیں قرآن کو سمجھا کبھی تو نے
غافل نہیں حاصل کرے گا نُورِ اِلٰہی
تقلید میں اندھوں کو جہالت ہوئی افضل
پیشہ وروں کے نام پڑے مُلّا کہ صُوفی
مفلس یہاں جو لوگ مسائل میں ہیں الجھے
وہ چاہتے حاصل ہو فقیری سے امیری
کچھ لفظ کیے ثَبت بے ترتیب قَلَم سے
صفحات پہ جاری ہوئی اعداد کی گنتی
نقلی بنے سب نقش ہیں تعویذ کے اندر
قرآن کی توہین میں ہے تیری تباہی

اعلان جمعرات

ہر صبح جمعرات سے جاری ہے یہ کوشش
مُلّا نے کی آسان ہے سب مردوں کی بخشش

اس کے ملے اعلان سے سب زندوں کو ہمت
کرتا ہے وہ مسجد کے سپیکر پہ گزارش

مُلّا کا یہی پہلا تمھیں درس ہے، سمجھے!
اس پر خدا راضی جو کرے نوٹوں کی بارش!

مقصد نہیں تنقید کسی بہرے پہ کرنا
مقصود تمھیں اپنی ہے سب مدح و ستائش

شہ رگ سے جو نزدیک ہے، سنتا نہیں وہ کیا؟
کیوں کر کرے آواز میں پھر اونچی سفارش؟

23 اکتوبر 2025ء

الحمدللہ

حاصل ہوا مکتب سے نہیں نورِ الٰہی
نے ذوقِ تجلی یہاں ، یا علم لا ہوتی
خود آگہی سے ملتا مقامِ خودی مجھ کو
لکھوائے قلم سے مرے محبوب حقیقی
امروز سے پہلے تو شب و روز تھے گزرے
تقلید ، جہالت کبھی اخلاق کی پستی
مطلوب تھا مجھ کو ترا وہ ذوقِ تجلی
کرتا رہا کوشش ترا یہ بندۂ خاکی
پیدا کیے وہ آپ نے اسباب کہ جن سے
قرآن کے حاصل ہوئے الفاظ معانی
مشکور ہوں ممنون ہوں، کونین کے خالق
کرتا رہوں گا اب بیاں میں شانِ خدائی

نماز کی اہمیت

اک دس کے برابر، ملی جو پانچ نمازیں
معراج کی اس رات ہوئی فرض نمازیں
اللہ نے عطا کی ہے یہ مخصوص عبادت
انسان کو وہ پرکھے کرے کون اطاعت
اس فرض کو معمولی کوئی فرض نہ سمجھے
قرآن میں نازل ہوئی ہے اس کی فضیلت
اس فرض میں شامل ہیں سبھی مرد کہ عورت
اسلام نہیں ترک کی دیتا ہے اجازت
تکبیر سے آغاز ، کرے ختم دعا پر
مابین بہت خوب یہاں سجدہ کی حالت
عورت پہ ہے لازم کہ ستر اپنی چھپائے
لیکن نہیں ہے حیض میں پڑھنے کی اجازت
ہو مرد تو باندھے کوئی سر پر وہ عمامہ
اپنائے جو سنت کرے آقا سے محبت

بارش کہیں پر خوف و خطر پیش جو آئے
گھر بار پہ پڑھنے کی ہے صورت میں اجازت
شلوار کو رکھے یہاں ٹخنوں کے اوپر
پرہیز کرے کھانے سے ، لہسن کی کراہت
گر پاک نہیں جسم نمازی کا تو لازم
پہلے اسے پڑھنے سے کرے خوب طہارت
چہرہ کرے کعبہ کو ، کرے سمت پہ نیت
معلوم نہ ہو سمت ، کرے پھر بھی وہ نیت
جب سردی کا موسم ہو ، پہن سکتا ہے موزے
پھر مسح کرے موزوں پہ ہے اس کی اجازت
لاحق ہے مرَض یا کہیں چل پھر نہیں سکتا
تو بیٹھ اشاروں سے بھی پڑھنے کی اجازت
دو فرض کی رکعت کہیں پڑھتا ہے مسافر
درپیش نمازوں سے نہیں آئے مشقت
جو شخص نمازیں نہیں پڑھتا یہاں اکثر
ملتی ہے بہت خوب اسے اللہ کی لعنت

پھر پوچھا وہاں جائے گا اس کے متعلق
جس روز حقیقت میں وہ آئے گی قیامت
منکر یا اسے پڑھنے سے کرتا ہے کراہت
اس روز اسے ہوگی بہت خوب ندامت
اس ذکر سے راحت سکوں قلبی ملے مومن
اسلامی شریعت کی اگر سمجھے حقیقت
محبوب ہے اللہ کا بہت خوب وہ بندہ
سر اپنا جھکائے کرے اللہ کی اطاعت
یہ دین ہے سچا یہی وہ دین ہے اعلیٰ
جو ایک خدا کی تمھیں دیتا ہے محبت
آقا کی نگاہوں کی نمازیں سبھی ٹھنڈک
ظاہر ہے اطاعت سے محبت کی حقیقت
چہرے وہ چمکتے ہوئے محشر میں بھی ہوں گے
کوثر ملے آقا سے ،تو انعام میں جنت

بدترین ظلم

جو شخص ریاکاری عبادت میں ہے کرتا
تعریف کی خاطر رہے آنسو جو بہاتا
اللہ کے سوا مانگے کسی اور کے جو در سے
کرتا ہو مزاروں یا ستاروں کی جو پوجا
جو شخص نہیں جھکتا کبھی اللہ کے آگے
ہر وقت تکبر میں جو مغرور ہو رہتا
لوگوں میں کرے اللہ کے اوصاف برابر
لوگوں کو حقیقی جو مددگار سمجھتا
وہ شخص جو جادو سے کوئی کام ہے کرتا
یشرک ہے بناتا وہی تو شرک ہے کرتا
ظالم یہی وہ ظلم ہے ہر ظلم سے اکبر
مغرور نہیں علم کسی بات کا ہوتا
وحدت میں ہے دوئی کرے شامل وہی مشرک
جو نار جہنم میں چلا جائے گا مشرک

یا اللہ

اے اللہ! کیا آپ نے مخلوق میں پیدا
پھر کیوں نہ ہو دل میرا فقط آپ کا شیدا
اے اللہ! مجھے آپ کی ہے یاد ستاتی
بے چین ہوں رہتا ، نہیں آرام ہے ملتا
وہ یاد شب و روز ہیں گزرے ہوئے آتے
مسجد کے کسی کونے میں تھا بیٹھ کے روتا
اے اللہ! مجھے آپ نے اسلام سکھایا
پھر آپ نے ایمان کی نعمت سے نوازا
اے اللہ! ترے دین کی تبلیغ ہوں کرتا
اے اللہ! ترا دین نہ بیچا نہ چھپایا
یا اللہ مجھے عرش کا دیدار ہے کرنا
وہ تخت جسے آپ نے ہے خوب سجایا
میرا نہیں اپنا کوئی، محبوب حقیقی
اکثر یہاں رہتا ہوں میں عالم میں اکیلا

دل چاہتا الفت میں کروں لاکھ میں سجدے
واللہ ترے دیدار پہ اے میرے خدایا
جس وقت تری یاد میں روتا ہوں زیادہ
لگتا مجھے آنکھوں سے بہت خون ہے بہتا
رحمان ہے سبحان تری ذات ہے اعلیٰ
اک خاک کا پتلا ہوں ، ترے آگے ہوں جھکتا
لوں اسم مبارک کبھی قرآن کا بوسہ
قرآن کو سینے سے کبھی دل سے لگاتا
رحمت سے ملا آپ کی الفاظ کا تحفہ
اے اللہ مجھے آپ نے ہے علم نوازا
محبوب حقیقی ترا شرمندہ ہے بندہ
عصیاں پہ مرے آپ نے یاں پردہ ہے ڈالا
مالک مرے میں آپ کے دیدار کی خاطر
اب چاہتا دنیا سے بہت جلد ہوں جانا
دربار میں اک عرض ترے پیش ہوں کرتا
مشکل کشا میرا، تو ہی حاجت روا میرا
محبوب حقیقی مجھے ہے آپ سے الفت
اور چاہتا ہوں بننا فقط آپ کا شیدا

مقاصد مکتب

مطلوب ہیں نمبر یہاں مصروف ہے طالب
اس کام میں ماہر یہاں اس وقت کے مکتب
ازبر ہیں لغت کے انھیں الفاظ معانی
اس درس نظامی کی ہے سب ریت پرانی
لوگوں کے دکھاوے کو یہ تسبیح ہیں دیتے
اور مانگنے کے کام کو ترجیح ہیں دیتے
مکتب بنے اسکول یا مسجد کہ مدارس
ہر کام میں مقصود انھیں اپنا ہی بزنس
اس دور کی واضح ہوئی اک اور حقیقت
ایجاد ہیں کرلیتے نئی اپنی شریعت
عالم کسی مکتب سے ہو، مسجد کا ہو قاری
معصوم سے بچوں سے ہاں کرتے زناکاری
گستاخ سا انداز ہے کڑوی لگیں باتیں
گانوں کے سبھی طرز پہ لکھتے یہاں نعتیں

قادیانیت پر لعنت

خود خدا ہونے کا دعویٰ کرنے والا مرزا تھا
ساتھ میں توحید اور تفرید ، والا مرزا تھا

گر خدا سنتا ہے پھر وہ بولتا کیوں ہے نہیں؟
وہ سمجھتا اللہ کھا جانے والی آگ تھا

بیٹا خود کو اس خدا کا کہنے والا مرزا تھا
کفر والے سب عقائد رکھنے والا مرزا تھا

ماسوائے اک محدث کے فقط کچھ بھی نہیں
ایسے دعوے جاہلانہ کرنے والا مرزا تھا

خود وہ کافر قادیانی بن تھا بیٹھا اک نبی
اس پہ لعنت پھر ہو لعنت کرتے مسلم ہیں سبھی

نسوانیت ، رحمت

واضح ہے حقیقت نہیں لکھا ہے طریقہ
جو پربتوں سے مل نہ سکے تو وہ نگینہ
بچپن سبھی اولاد کا ہے گود میں گزرے
اول تجھی سے سیکھے ہے جینے کا طریقہ
جنت ترے قدموں تلے ، اولاد پہ رحمت
سکھلائے تو اولاد کو اوصاف حمیدہ
اولاد پہ لازم یہی خدمت کرے تیری
الفاظ نہ لائے زباں پر کوئی قبیحہ
انسان کی تکمیل کا باعث ترا رشتہ
قائم تری ہے ذات سے انسانی قبیلہ
اولاد کی صورت بنے ماں باپ کی رونق
گھر بار پہ اللہ کی تو رحمت کا وسیلہ
کرتا نہیں ہمشیرہ کی عزت جو گوارا
محشر میں تکبر یہی دوزخ کا ذریعہ
تخلیق میں انسان ہیں دنیا کے برابر
حق بات ہے اسلام کی ہرگز نہ ضمیمہ

آخرت ، حقیقت

غافل نہ ہو انسان کہ محشر ہے حقیقت
واضح وہاں ہر ایک برائی کی حقیقت

اعمال ترے دنیا کے سبھی گے وہاں ظاہر
ہر نفس پہ اک روز وہ آئے گی قیامت

دنیا میں جو برپا کیے طوفان ہیں تو نے
بن جائے گی ہر ایک برائی واں مصیبت

جو جھوٹ ہیں اموال کی خاطر یہاں بولے
اور عہد جو توڑے ، بنیں محشر میں ہزیمت

اموال کی خاطر بنا شیطان کا بندہ
اور سود سے پھیلائی یہاں تو نے نحوست

ہوتی نہیں مائل یہاں سجدوں میں طبیعت
قرآن کی حاصل نہیں غافل کو نصیحت
قرآن کو سنتا نہیں دل ایسا ہے مردہ
اچھی نہیں لگتی تجھے ہوتی جو تلاوت
غافل رہا آئی تجھے مستی میں جوانی
پر کام نہ آئے گی یہ محشر میں حماقت
کیوں نار جہنم سے تجھے خوف نہیں ہے؟
کس چیز نے جنت کی تجھے دی ہے ضمانت؟
الحاد سے اور شرک سے نفرت کرے، اللہ!
حاصل نہیں ہوتی ہے منافق کو شفاعت!

شعائر اللہ

مروہ، منیٰ اور ہیں صفا اللہ کے شعائر
جمرات بھی ، کعبہ بھی ہیں اللہ کے شَعائر

تشریق کے ایام ہیں اللہ کے شعائر
اسلام کے ارکان ہیں اللہ کے شَعائر

وہ عید ہو قربانی کی یا فطر کی ہو عید
اور ساتھ مساجد بھی ہیں اللہ کے شَعائر

ان سب کی ہے اخلاص سے تعظیم بھی لازم
ہیں یاد دلاتے سبھی اللہ کے شَعائر

مسلم سبھی جھکتے ہیں فقط اللہ کے آگے
جب سامنے وہ دیکھتے اللہ کے شَعائر

23 نومبر 2025ء

حمد

قائم رہے عالم میں ہے اللہ کی حکومت
ہر چیز پہ غالب رہے اللہ کی ہے قدرت
انسان ہو، اشجار ، نباتات، پرندے
ہر جاں کو میسر یہاں اللہ کی ہے رحمت
مٹی ، ہوا ، پانی کہیں دریا کی روانی
اللہ کے ہیں پربت سبھی اللہ کی ہے خلقت
دنیا ہو قیامت ہو ، جہنم ہو یا جنت
ہرچیز کی خلقت میں بھی اللہ کی ہے حکمت
تاریک یا روشن جو شب و روز ہے ہوتا
موسم کا بدلنا بھی تو اللہ کی ہے نعمت
ہر علم کا خالق ہے وہ ہر چیز کا مالک
الفاظ کی دولت بھی تو اللہ کی ہے نعمت
رحمان بھی سبحان بھی تعریف خدا کی
ملتی رہے مومن کو ، وہ اللہ کی محبت

حکم طلاق

دو بار ہے طلاق ایک وقت میں
تو منسلک ہے لیک ازدواج میں

طلاق تیسری کے بعد، اب نہیں!
نہ منسلک رہی ہے ازدواج میں

ہوئی طلاق یافتہ جو عورتیں
نکاح تین حیض تک وہ روک لیں

جو اللہ کی حدود کو ہے مانتی
اسے نہ اب چھپائے جو ہے پیٹ میں

جو مال عورتوں کو مرد نے دیا
وہ مال خرچ اپنی مرضی سے کریں

نعت

لا علم ہے عالم کہ ہیں اسرار کہاں تک
معراج میں تب پہنچے تھے سرکار کہاں تک

ہر خلق سے اعلیٰ ترے اوصاف حمیدہ
اور حسن میں اول ترے انوار کہاں تک

نازل ہوا جو آپ پہ قرآں ہے حقیقت
کر پائیں گے کافر ترا انکار کہاں تک

فرمان ترے سنتے ہیں ارواح و ملائک
پھر پہنچے تری آقا وہ للکار کہاں تک

اولاد سے اور جان سے بڑھ کر تمھیں چاہیں
وہ سارے صحابہ تھے وفادار کہاں تک

آقا تری یادیں مجھے بے چین ہیں رکھتی
"سہ پاؤں گا یہ دوری میں سرکار کہاں تک"

ہاں شمس و قمر چاہیں، کریں حکم کوئی آپ
کرتے ہیں اشارے پہ وہ اظہار کہاں تک

تکمیل رسالت ہوئی اور ختم نبوّت
اور ساتھ میں پہنچے ترے افکار کہاں تک

تم کو بھی سعادت جو ملی نعت کی عامر
قرآن سے حاصل ہوئے افکار کہاں تک

صدیق اکبر

تھے کرتے محبت وہ صدیق اکبر
جو کرتے تھے خدمت وہ صدیق اکبر
ہتھیلی پہ جاں کو وہ رکھ کر وہاں پر
جنھوں نے کی ہجرت وہ صدیق اکبر
جنھوں نے دیا تھا وہ اللہ کی رہ میں
سبھی مال و دولت وہ صدیق اکبر
ہیں معراج کی شب کی تصدیق کرتے
صداقت ہے خصلت وہ صدیق اکبر
ہمیشہ وہ نیکی میں رہتے تھے اول
دلوں پر حکومت وہ صدیق اکبر
فصاحت بلاغت مہارت تھی حاصل
لگاتے عدالت وہ صدیق اکبر
وہ آقا کی چوکھٹ کے درویش بندے
جو جائیں گے جنت وہ صدیق اکبر
جو تبلیغ اسلام کی واں پہ کرتے
اسی پر مشقت وہ صدیق اکبر
ہمارے ہیں پیارے وہ صدیق اکبر
ہے جن سے عقیدت وہ صدیق اکبر

اہل سنت والجماعت

ایک اللہ، رب ہمارا اور وہی معبود ہے
سمجھے جو برعکس اس کے، شخص وہ مردود ہے
جس کے در سے مانگتے ہیں اور جھکائیں سر یہاں
اس کی قدرت بادشاہت ہر جگہ موجود ہے
ہم محمد کو یہاں آقا بلائیں پیار سے
حمد کرتے ہیں نبی کی کیوں کہ وہ محمود ہے
رہ میں اس کی پاک لگتی گرد مٹی ہے یہاں
ہاتھ پاؤں چہرہ ہوتا اب نہیں آلود ہے
پیر راہب مندروں کی مورتی سے مانگنا
ہم سمجھتے یہ عمل بے کار ہے بے سود ہے
مال دولت ہم نہ لوٹیں یا کوئی جادو کریں
ہم نہیں ہیں کھودتے جو کفر کی اخدود ہے
ہم سبھی اصحاب کو خود سے مقدم مانتے
جو عقیدہ ہے سوا اس کے وہی محدود ہے
ہے عقیدت ہم کو اہل بیت سے بھی ساتھ میں
جو بھی دشمن بنتا ان کا ہوتا وہ نابود ہے
در حقیقت اہل سنت کی جماعت میں ملے
دین دنیا کی بھلائی، ساتھ میں آسود ہے

گروہ خوارج

خوارج صحابہ کو کافر پکاریں
وہ اصحاب کو دیں کا دشمن بھی سمجھیں
صحابہ سے مل کر نہ کرتے عبادت
الگ سے مساجد سبھی وہ بنائیں
صحابہ میں روزوں سے لگتے تھے بہتر
تلاوت بھی کرتے تھے پڑھتے نمازیں
وہ باغی جماعت خوارج کی چاہے
عبادت سے جوہر وہ اپنے دکھائیں
مگر حلق سے نیچے قرآں نہ اترے
ہاں دیں سے نکل تیر جیسے وہ جائیں
جو دنیا کی خاطر لڑائی تھے کرتے
وہ اللہ کا میثاق اور عہد توڑیں

صحابہ سے فرمایا تھا یہ علی نے
خوارج کو پیچھے کبھی یاں نہ چھوڑیں
وہ نقصان اموال ، اولاد کو دیں
کسی سے کبھی آپ لڑنے ہیں جائیں
ختم کی علی نے وہ باغی جماعت
وہی بات سچی ، علی جو بتائیں
اے لوگو خوارج وہی تو ہیں بنتے
علی کو جو دشمن ہیں اپنا بنائیں

کفر و شرک اور سزا

تکذیب کوئی اللہ کی ہے ذات کی کرتا
اسلام کا جو شخص تمسخر ہے بناتا
حق بات سے اعراض کوئی کرتا ہو مشرک
جو خود کو خدا کہتا ہو، مغرور ہو رہتا
قرآن کا توریت کا انجیل کا منکر
جو شخص ملائک کو مخالف ہو سمجھتا
نفرت میں عداوت میں شقاوت میں ہو جیتا
ناپاک کسی چیز کو جو پاک ہو کہتا
تکفیر کا قائل ہو یا تثلیث کا قائل
بہتان لگاتا ہو خدا پر کوئی جھوٹا
تحریف شریعت میں یا تکذیب ہو کرتا
اور ساتھ نبوت کا کوئی دعویٰ ہو رکھتا

اسلامی عقائد کو حقارت سے جو دیکھے
قرآن جلاتا ہو غلط خاکے بناتا
ہیں نوری ملائک، انھیں اولاد سمجھتا
رحمان کو چھوڑے کرے شیطان کی پوجا
اللہ کے سوا کرتا کسی غیر کو سجدہ
معبود جو باطل ہیں، خداؤں کو بناتا
ابلیس ہے مردود ہے منکر ہے وہ کافر
جیتا کوئی جو کفر میں اور کفر پہ مرتا
وہ نار جہنم میں سزا پائے گا اپنی
کچھ کام نہ آئے گا ، تڑپنا وہاں رونا

پیرانِ حرم

ہے پیری مریدی کا بہت خوب ڈرامہ
تسبیح رہے ہاتھوں میں اور سر پہ عمامہ
ٹی وی پہ نمازوں کو ادا کرتے برابر
اور سبز سے کپڑے رہیں دامن کے بھی اوپر
وہ کھیل تماشا ہیں عبادت کو بناتے
اور سامنے لوگوں کے رہیں آنسو بہاتے
زلفیں سبھی رنگین بہت کرتے ہیں جلدی
مہندی نہ ملے ان کو ، لگا لیتے ہیں ہلدی
جب بات ہو نوٹوں کی تو کرتے ہیں گزارش
اور نام خدا کی وہ لگا لیتے سفارش
گھر بار بھی رکھتے ہیں ، ہیں اک کار بھی رکھتے
اور کام کے کرنے سے وہ انکار بھی کرتے
محتاج یا الحاج سبھی نام ہیں ان کے
کرتے رہیں بدنام جو اسلام ہیں چن کے

رکھتے ہیں مریدوں کی خواتین پہ نیت
اور ساتھ میں راتوں کو کریں خوب محبت
واضح کہیں ہونے نہیں دیتے ہیں حقیقت
ہر روز سناتے کوئی جھوٹی ہیں کرامت
جب تک ہے جہالت رہے گی ایسی ہی حالت
بڑھتی رہے گی خوب، بہت خوب تجارت
پیرانِ حرم ہیں خدا کے نور سے خالی
وہ بیچ سمندر کے لیں ڈوبے تری کشتی

سیکولرزم کے اثرات

حاصل ہوئی سائنس سے آزاد خیالی
لیکن بڑھی ہے ساتھ میں الحاد پرستی
تعلیم ، سیاست کہ ثقافت میں وہ لائے
شیشہ گری کے زور پہ سب مادہ پرستی
چندہ انھیں سے ملتا ہے پیران حرم کو
کرتے یہاں پھر خوب ہیں پھر سارے تباہی
مذہب پہ سوالات سے صوفی ہوئے گھائل
تھی ساتھ کرامت کی بھی تردید اضافی
حاصل نہیں تھا جن کو یہاں نور الٰہی
کرنے لگے تفسیر میں تحریف نگاری

وہ عشق مجازی ہو یا پھر عشق حقیقی
کرتے اسے محسوس، فقط ایک کہانی
ظاہر ہوئی طبقات کی تعداد میں گنتی
قائم نہیں عظمت رہی اور ساتھ میں ہستی
اصلاح کی خاطر کوئی جو نکلے مفکر
ملتی اسے بس خوب ہے دشنام طرازی
ابلیس کے افکار میں نابود ہے آدم
باقی نہیں اس دور میں اب کوئی حسینی

زوالِ امت کے اسباب

وہ سامنے تبلیغ پہ لائے ہیں شرابی
تفسیر میں تکفیر سے لائے جو خرابی
رب سے نہیں ڈرتے کہیں پر آج نمازی
یہ سود پہ لیتے یہاں پر سود اضافی
توحید کی تثلیث سے آگے کہیں نکلے
بننے لگے خود سے کہیں مختار حقیقی
عیسیٰ سے کرامت میں بڑھے موسیٰ سے آگے
ہر وقت ہیں کہتے کریں دیدار الٰہی
حکمت نہیں قرآن کی آتی انھیں لیکن
مسلک کے مقاصد انھیں آتے ہیں زبانی
مطلب نہیں حکمت سے انھیں پاس ہے ہونا
پڑھتے یہاں طلبا ہیں فقط کتب نصابی
ابلیس کے افکار ہیں پیران حرم میں
دیکھی نہیں صوفی میں کوئی روح کلیمی

مجذوب کوئی کہتے کوئی کہتے ولی ہے
جو دیکھنے میں لگتا فقط ایک جنونی
قرآن سے تبلیغ کوئی کرتا ہے مومن
وہابی سمجھتے اسے اسلامی یہ بھائی
در گور کو کھانے کہیں مدفن کی ہے دعوت
بو لہبی سے بدتر یہ روایت ہوئی کسبی
نمرود کے آتش کدہ میں ساتھ ہے شامل
دنیا یہاں توحید کا ادراک جو بھولی
شہرت ہوئی کاہن کو بہت خوب ہے حاصل
تاروں سے کریں بات یہاں سارے نجومی

حاصل ہوئی ملت کو بہت عمدہ جوانی
جو بیچنے پر دین کو ملتی ہے یقینی
بدنام ہوا فلسفہ جو آج یہاں پر
شاعر کی ہے تحریف نگاری کی خرابی
فتنہ گروں کی خوب نمائش وہاں ہوتی
مشہور جنھیں کرنی فقط ذات گرامی
افکار نہ رومی کے غزالی کے ہیں باقی
دنیا یہاں چاہے ہے فقط مادہ پرستی
وہ چاہتے اقبال کو ہستی سے مٹادیں
پیدا ہوئے ابلیس کے فرزند مجازی

انکارِ سجدہ

خدا کے تب حضور میں
جنابِ سرور تھے میں
فرشتے بھی تھے آس پاس
وہ بارگاہ نور میں
جو بات حق تھی، کہہ گیا
تھا کہہ گیا غرور میں
نہیں جھکا ترا وہ سر
تھا آتش غیور میں
نہیں نہیں کے راگ میں
ضرور میں، ضرور میں
تجھے ملی تھی تب سزا
فتور کے قصور میں
نہیں یقین کیا تجھے
تھا جنتوں کی حور میں
تجھے خبر تھی کس نے دی؟
تو اعلیٰ ہے ظہور میں؟

فتنہ پرور

سب وہم کے پیدا یہاں کرتے ہیں وہ عالم
الحاد پرستی یہاں رکھتے ہیں مقدم
وہ زیر ، زبر ، پیش، سے تفسیر یوں کرتے
ہاں جیسے کوئی کہتا کہ اخروٹ ہے گندم
منطق نہیں حکمت نہیں یا فلسفہ باقی
اکثر وہ جہالت کے یہاں لکھتے ہیں کالم
یاں نور نظر ملنے سے خالی ہے زمانہ
بیزار کتابوں سے ہوئے آج معلم
مل جائے جو شہوت نہیں پھر ہوش ہے رہتی
جو عشق مجازی کے پجاری ہوئے بالم
کرتے ہیں غلامی ، کبھی غیرت یہاں بیچیں
اس حال میں جیتے یہاں امروز ہیں مسلم

پھر بھی نہیں شرمندہ جو امروز ہیں بکھرے
بن پائے نہ خود کے ، نہ بنے تیرے وہ ہمدم
مسلم وہاں پر زندہ یہودی ہیں جلاتے
یاں ہوتی نہیں آنکھ کوئی موت پہ پرنم
سب اپنے ہیں اعمال جو تقسیم ہے ملت
جو درد سے لکھتے نہیں عامر کہیں راقم

جہالت، شریعت نہیں

ہے ماتم میں نوحہ جہالت کی باتیں
نہیں یہ محبت اطاعت کی باتیں
گریبان سینہ کبھی چاک کرنا
شریعت نہیں ہیں یہ لعنت کی باتیں
بدن اپنا خنجر سے خود نوچنا بھی
حقیقت میں ساری نحوست کی باتیں
ہیں شہداء زندہ، یہ فرمان حق ہے
جو واضح بتائے شریعت کی باتیں
نہیں ہے بتائی کوئی بات جھوٹی
یہ ساری ہیں آقا کی سنت کی باتیں
تو قرآن پڑھتا تجھے علم رکھتا
جو نازل ہوئی ہیں ہدایت کی باتیں

میلے پر

بے حیائی خوب کرتے لوگ سارے میلے پر
اور فحاشی پھیلتی ہے جب وہ جاتے میلے پر
لوگ خدمت خوب کرتے ، ان کو سمجھیں ہیں ولی
بیٹھے جو ناپاک ہیں درویش سارے میلے پر
پیر چندے سے یہاں پر دھندہ کرتے خوب ہیں
آمدن وہ سال بھر کی ہیں کماتے میلے پر
گھر سے جاتی ہے کنواری بیگ لے کر میلے پر
شوق سے اکثر ہیں جاتے جب کنوارے میلے پر
ان سے کرتے دوستی ہیں، لڑکیوں کو چھیڑتے
چوڑیاں کنگن کہیں پر ہار ملتے میلے پر
لگتی ایرانی ہے سرکس جس میں کرتب کرتے ہیں
دیکھنے اس کو یہاں پر لوگ آتے میلے پر
کچھ مزاروں کو یہاں پر پوجتے ہیں میلے پر
کچھ فقط لنگر کی خاطر آتے جاتے میلے پر

ہاں چراغوں کو جلانا باندھنا دھاگے یہاں
مشرکوں کی ساری رسمیں خوب لائے میلے پر
مولوی جاکر وہاں پر ناچتے ہیں میلے پر
دین کو بدنام کرتے خوب جا کے میلے پر
اس جہالت کا نہیں ہوتا ہے کوئی اب علاج
کیوں کہ بانٹے صوفیوں نے ہیں علاقے میلے پر

ٹی وی پر

کچھ ڈرامے بازی ہوتی عالموں کی ٹی وی پر
یا نمائش خوب ہوتی جاہلوں کی ٹی وی پر

کچھ نمازیں سامنے پڑھتے رہیں گے ٹی وی پر
ہے ریاکاری وہاں پر عاملوں کی ٹی وی پر

کن سوالوں کے جوابوں میں تمھیں الجھا رہے
وہ جماعت جو وہاں پر ناقدوں کی ٹی وی پر

کچھ وہاں تشریح کرتے اپنے مقصد کے لیے
کیوں کہ مرضی ہے وہاں پر مالکوں کی ٹی وی پر

نامکمل علم دیتے ، بات کرتے توڑ کر
خوب کرتے ہیں حمایت قاتلوں کی ٹی وی پر

قرآن کی حفاظت

نہ قرآن دیوار پر تم نے لکھنا
نہ آیت کوئی ووٹ خاطر بھی لکھنا
جہاں بعد پڑھنے کے قرآن رکھنا
جگہ صاف ستھری ، جگہ پاک رکھنا
سمجھ کر ہے پڑھنا ، نہیں تیز پڑھنا
چھپی ان میں حکمت کی باتیں سمجھنا
مقدس ہیں آیات ، الہامی لوگو
نہ آیات قیمت کے بدلے میں بیچو
کرے رہنمائی ہو حاصل بھلائی
پڑھو پاک دل سے اسے خوب سمجھو
نہ ڈالو اسے آج گندی جگہ پر
نہ شہروں کی گلیوں میں اس کو بکھیرو

غلط کوئی تفسیر کرنا نہ ہرگز
اسے اپنے مقصد کی خاطر نہ بدلو
مسالک کی ضد میں نہیں دور ہونا
حقیقت میں نازل ہوا، وہ سکھاؤ
کرو جان اپنی سے بڑھ کر حفاظت
جو گستاخ بنتا اسے تم سزا دو
وضو کر کے قرآن ہاتھوں میں پکڑو
ہمیشہ اسے پاک ہاتھوں سے پکڑو
کلامِ خدا کی ہے تکریم کرنا
یہ اللہ کی رسی ہے ،مضبوط پکڑو

اشاعت سود

ہر جگہ پر اب یہاں آسان لینا سود ہے
اب امیروں کی بنی پہچان دینا سود ہے
اب نہیں ملتا ہے مومن کوئی ابراہیم سا
ہر جگہ پر سامنے فرعون ہے نمرود ہے
جس نحوست سے یہاں فتنے ہیں پھیلے چار سو
اس کے پیچھے ہے یہودی جو بڑا مردود ہے
اب امیروں اور غریبوں میں ہیں جھگڑے رو برو
جس سے راحت اور ملے شیطان کو آسود ہے
چند پیسوں کے عوض ایمان بکتا اب یہاں
اس کو مسلم نے بنایا اب نیا معبود ہے
اس کی ہوتی چینلوں پر اب یہاں تشہیر ہے
پاک خطہ کردیا ناپاک ہے آلود ہے

12 جنوری 2026ء

بے حرمتی

وہ نالین آقا کی ہوتی نہیں ہے
مریدوں کو اپنے دکھاتے جو رہتے
وہ گیسو بھی آقا کے ہوتے نہیں ہیں
وہ جن کی نمائش رہیں خوب کرتے
وہ چادر نہیں پاک زہرا کی ہوتی
جنھیں چینلوں پر رہیں وہ دکھاتے
نہیں شیخ قادر کی تصویر ہوتی
سمجھ کر جو برکت یہاں تو خریدے
سلیمانی باقی نہیں نقش کوئی
ہمیشہ جسے خوب کاہن ہے بیچے
عصا ہے یہ موسیٰ نہ عیسیٰ کا جبہ
مگر پیر ، راہب فقط جھوٹ بولے
غرض سے تجارت کی، دشمن یہ دیں کے
یہ توہین کرتے ہیں بے حرمتی سے

حکمِ خدا، اطاعت مصطفیٰ

توحید کا پیغام محمد تمھیں دیتے
انجیل کی توریت کی تصدیق بھی کرتے

اللہ نہیں کفار کو یاں دوست ہے رکھتا
مشرک کو منافق کو جو اسلام سے روکے

جھگڑا کرو ان سے تو ہے نقصان تمھارا
محبوب حقیقی ہیں محافظ یہاں ان کے

جو اللہ کے احکام ہیں ٹھکراتے یہاں پر
لعنت ملے دنیا میں واں دوزخ میں جلیں گے

سچا سبھی قرآن جو ان پر ہوا نازل
وہ اس کو بیاں کرنے کی قیمت نہیں لیتے

ہوتے وہی برباد یہاں منہ جو ہیں موڑیں
یا دل کی کدورت سے جو بہتان لگاتے

پہلے بھی رسولوں کو یہاں اللہ نے بھیجا
وہ سارے بشر تھے ، یہاں تشریف جو لائے

رحمت یہاں شفقت سے تمھیں پاس بٹھا کر
دانائی ، محبت کبھی حکمت ہیں سکھاتے
جنت کی بشارت ، کبھی دوزخ سے ڈرائیں
وہ روح کے کردار کو پاکیزہ ہیں کرتے
قرآن کے احکام تمھیں جب وہ سنائیں
اصحاب خبردار! کوئی آگے نہ بولے
کر بیٹھیں کوئی ظلم، معافی یہاں چاہیں
پھر پاس یہاں آپ کے تشریف وہ لاتے
کرتے ہیں اطاعت وہی ایمان جو رکھتے
اور ساتھ میں سچی جو محبت یہاں کرتے

شاہین

ہے شاہیں کی دنیا میں پروان چڑھنا
یا پنجوں سے دشمن کو بے جان کرنا
پہاڑوں سے اوپر فضاؤں کے اندر
اڑان اپنی خود سے واں آسان کرنا
بخوبی ہے واقف یہ ماہر ہے اس میں
پلٹ وار کرنا کہ حیران کرنا
کرے خوف پیدا یہ دشمن کے دل میں
کبھی جان لینے کا امکان کرنا
نہ انسان روکے نہ چٹان روکے
اسے آتا ہے پیدا طوفان کرنا
پرندوں سے پوچھو جو واقف ہیں اس سے
نہیں آساں اتنا ہے شاہین ہونا

23 دسمبر 2025ء

شکوہ از ملحد

کیوں میں مانوں اس خدا کو جو کبھی دیکھا نہیں؟
اک دعا بھی وہ کسی کی آج تک سنتا نہیں
ظلم ، جھگڑے ، قتل ، فتنے اور ہے بربادی یہاں
کیوں مٹانے ان سبھی کو دنیا میں آتا نہیں؟
چین بھارت پاک اسرائیل کے مرتے ہوئے
کیا وہ بندوں کی یہاں تعداد بھی گنتا نہیں؟
دیکھو عبرت سے یہ غربت بھوک سے سب چور ہیں
کیوں غریبوں کو ستائے، رزق کیوں دیتا نہیں؟
جو سڑک کے اک کنارے کھا رہے ہیں ٹھوکریں
جن کی چلتا اک مسافر بھی خبر لیتا نہیں
اس جہاں میں ایک طرفہ مر رہے مزدور ہیں
اس خدا کا ایک آنسو بھی کوئی گرتا نہیں
لوگ دیکھو کتنے بے بس کتنے یاں مجبور ہیں
ڈوبتے کو اک سہارا بھی یہاں دیتا نہیں

یہ جہاں دولت سے چلتا، وقت کے سب ہیں غلام
کوئی بندہ اپنی مرضی سے یہاں جیتا نہیں
گر ہے طاقت اس خدا میں تو یہاں آئے کبھی
کس سے ڈرتا؟ کیوں ہے ڈرتا؟ کیوں ہمیں ملتا نہیں؟
سارے جنت کے ہیں وعدے، جو کبھی دیکھی نہیں
کوئی دنیا کا وہ اچھا کام بھی کرتا نہیں
کیوں جھکاؤں سر کو اپنے کیوں میں مانوں ذات کو؟
جس کو ایسی دیکھ حالت درد بھی ہوتا نہیں
وہ اکیلا ہم سبھی پر حکمرانی کیوں کرے؟
جس کا دل میں خوف مجرم ایک بھی رکھتا نہیں
لڑکیوں کی ساری عزت دیکھو تو پامال ہے
اس خدا نے آج تک کچھ بھی یہاں روکا نہیں
کوئی نومولود لڑکی مار کر بے خوف ہے
سب تماشا کھیل دیکھے لیک وہ روتا نہیں

ہاں کتابیں لوگ لکھ دیتے ہیں اپنے پاس سے
کچھ نیا ان میں وعیدوں کے سوا ہوتا نہیں
اس کی مورت کے بہانے سے یہاں پر لوٹتے
کیوں وہ دوزخ میں ہے جائے جو یہاں دیتا نہیں؟
اتنے مذہب اتنے مسلک اور عقائد ہیں یہاں
وہ خبر رکھتا اگر تو بے خبر ہوتا نہیں
یہ زمین و آسماں تو چل رہے ہیں خود بہ خود
راز ہائے پنہاں ہم نے آج تک دیکھا نہیں
زلزلے آتش فشاں سارے عمل فطرت میں ہیں
کوئی طاقت ان کے پیچھے بھی یہاں پیدا نہیں
اب تو بارش کی سہولت بھی یہاں آسان ہے
ہم تو کرتے اس کرامت کا یہاں چرچا نہیں
ہم نے محنت اور مشقت سے سجایا ہے اسے
گر یہاں رہنا نہیں تو کیوں یہاں رہنا نہیں؟

سوچ، کوشش، علم و حکمت سب تو اپنا ہے یہاں
پھر یہاں پر نام اس کا ، کیوں یہاں اپنا نہیں؟
روشنی ہے ایک دن کی پھر یہاں پر موت ہے
کیوں وہ مہلت تاقیامت کی یہاں دیتا نہیں؟
یہ ترقی ہم نے کی سائنس کی ایجاد سے
صوفی ، پنڈت ، پادری نے ایسا کیوں سوچا نہیں؟
جب کسی سے پوچھتا ہے ان سوالوں کے جواب
وہ سمجھتا ہے حقیقت میں خدا ہوتا نہیں

جواب شکوہ

ہو چکا مغرور کتنا دیکھو اب انسان ہے
جو سناتا ہم کو اپنے سارے یاں فرمان ہے
ہم نے مٹی آگ پانی سے بنایا تھا جسے
ہم سے کہتا دیکھو میری شان ہے پہچان ہے
خود بنے قاتل سے مجرم اور کرے ہم سے گلہ
سوچتا یاں ہو کہ پیدا کر رہا احسان ہے
خود خدا ہونے کا دعویٰ کرنے لگتا ہے یہاں
اس لیے منکر ہمارا ہونا بھی آسان ہے
خود تجارت کی غرض سے سب بنائی مورتیں
کیا سمجھتا ہم کو پتلا ایسا جو بے جان ہے؟
خود تباہی کرتا پھرتا ایسے کاروبار سے
خود یہاں دولت ہے لیتا، کرتا خود نقصان ہے
ہم نے دنیا میں اسے بھیجا یہاں آزاد تھا
ساتھ بھیجا کھانے پینے کا یہاں سامان ہے

خود یہاں دولت کے اوپر سانپ بن کر بیٹھتا
ہم سے کہتا بھوک سے اب مر رہا انسان ہے
خود کرے عورت کی عزت کو یہاں پامال ہے
اس کو لگتا قتل نومولود بھی آسان ہے
بے حیائی اور فحاشی میں مزے کرتا رہے
ساتھ چہرے پر چھلکتی رہتی اک مسکان ہے
کون پوچھے گر قیامت نے کبھی آنا نہیں
اس لیے اب ذات میری سے بنے نادان ہے
چاہتا ہے اس کا دل خود حکمرانی سے رہے
اس کے اندر یاں چھپا ابلیس ہے شیطان ہے
کیا دکھائی یاں نہیں دیتے جو کھاتے ٹھوکریں
تھوکتا گزرے جو ان پر، منہ میں رکھا پان ہے
خون ریزی میں یہاں پر بھیڑیے کی ہے مثال
سارے فتنوں کا یہاں پیدا کرے طوفان ہے

اس نے چھوڑا اک علاقہ بھی یہاں پر پاک ہے
بس نظر میں چین بھارت اور یاں پاکستان ہے
نت نئے فتنوں کی خاطر لمبی چاہے زندگی
خواہشوں میں چار دن کا سوچے یاں مہمان ہے
ہے بنایا کس ترقی سے یہاں بارود ہے؟
سارے گلشن جس ترقی سے کرے ویران ہے؟
جتنی لمبی چوڑی دیکھی اپنی یاں تخلیق ہے
اس میں رخنہ یا خرابی کا کوئی امکان ہے
خود سے چلتے ایسے محکم اتنے سارے ہیں نظام؟
گر یہاں موجود دنیا میں نہیں سلطان ہے
ہم سے کہتا ایسا لکھا آپ نے تقدیر میں
اپنے عصیاں سے یہاں نادم نہیں انسان ہے
کب کرے ہم سے دعا؟ یاں کام میں مصروف ہے
یاں ہماری ذات سے بلکل رہے انجان ہے

خود مذاہب اور مسالک ہیں بنائے جھوٹ سے
خود ہے دولت کا پجاری خود بڑا حیوان ہے
آن ، عزت ، شان اپنی کے لیے سب کچھ کرے
جھوٹ بولے جان میرے نام پر قربان ہے
ہم نے الہامی کتابیں سب اتاری تھیں یہاں
اور حقیقی تھی بتائی اپنی جو پہچان ہے
آج غفلت سے تدبر خود یہاں کرتا نہیں
ہم نے بھیجا رہنمائی کے لیے قرآن ہے

ابلیس کی مجلس شوریٰ

آغاز مجلس (ابلیس کا خطاب)

اب نہیں انکار سجدہ پر مجھے شرمندگی
وہ خدا کی تھی عبادت یا کوئی تھی نوکری
کیسے جھک سکتا ہے اعلیٰ جب ہو ادنیٰ سامنے؟
وہ مری توہین تھی اور خوب تھی بے عزتی
میری عزت کو سمجھ سکتا نہیں آدم کبھی
در حقیقت دیکھی میں نے واں تھی جنت میں کمی
میں نے دکھلایا تھا جنت میں ہی آدم کو وہ پھل
میں نے جھوٹے خواب دکھلائے تھے آدم کو سبھی
اب بھروسہ ابن آدم مجھ پہ ہے کرتا نہیں
چند باتیں صوفی ملا سے یہاں میں نے سنی

تعریفی مشیر:

میرے آقا شان تیری کا بیاں ممکن نہیں
تیرے بندے دیکھے میں نے کرتے تیری بندگی
میرے آقا ذکر تیرا ہر عبادت گاہ میں
پیر ، راہب ، پادری کو رہتی ہے شرمندگی
سارا عالم رہتا روشن تیرے اس دیدار سے
زندگی میں تیرے جلوے سے یہاں آسودگی
چند صوفی وہ یہاں پاگل ہوئے ہیں جوش میں
جن کو حاصل ہے نہیں انعام میں بے پردگی
تیرا بندہ چاہتا ہے خواب میں جلوہ ملے
خوبصورت مورتی کی وہ کرے پھر بندگی

ادبی مشیر:

ہو رہے شاعر یہاں پیدا سبھی افسانوی
لکھتے غزلیں اور وہ نظمیں ساری ہیں رومانوی
مثل ایسے کرتے عورت کی ہیں عزت تار تار
ان کے لفظوں سے مجھے خود آتی ہے شرمندگی

مشیر عصیاں:

جھوٹ، غیبت،سود کے اب چرچے یاں پر عام ہیں
جام پینے کے لیے کرتے یہاں ڈاکہ زنی
خواہشوں میں سب جوانوں کی رہے بڑھتی ہوس
چاہتے ہیں خوبصورت ایک یہ نیلم پری
یاں کوئی خالی نہ گھر ہے یا کوئی دربار ہے
جس میں تیری ہو عبادت یا نہیں پوجا کبھی

مشیرِ الحاد:

میری حکمت سے یہاں عالم کہے خود کو نبی
آرزو اب دوسرے کرنے لگے پیغمبری
خوب اب الحاد پھیلے گا جہالت سے یہاں
لوگ عزت سے تری کرنے لگیں گے پیروی
صوفی راہب اب نہیں چھوڑا کوئی بھی پاک ہے
دیں ہمارے میں مری تبلیغ سے ہے بہتری
اب صنم خانے کھلے ہیں دنیا کے بازار میں
سب سے اعلیٰ ، خوبصورت جن میں تیری مورتی
میرے فتنے سے رہا آدم نہیں خالی کوئی
ایسے لایا شان سے الحاد کی شیشہ گری
اب حکومت اس خدا کی آنے کو نزدیک ہے
لوگ بیٹھے منتظر ہیں آتی ہے کب وہ گھڑی

سائنسی مشیر:

آپ نے سونپی مجھے اک خوبصورت نوکری
میں نے عالم میں یہاں پر لائی ہے کچھ بہتری
ہر سو عالم میں یہاں پر حور دیکھیں سامنے
میں نے زینت سے مزین کردی ہے دنیا سبھی
اب یہاں آدم نہیں بیدار ہوگا خواب سے
ختم ہو کر رہ گئی غیرت ، حیا ، سنجیدگی
اس کرامت سے تجھے حاصل بہت آرام ہے
ہے اشارے پر مرے ناچے یہاں پر آدمی
گیت ، فلمیں اور ڈرامے میں نے آساں ہیں کیے
اور برہنہ عورتوں کو دیکھنے کی حاضری

سیاسی مشیر:

میرے فتنے ان سے بڑھ کر ہو رہے ہیں کامیاب
میری حکمت کی بدولت بڑھ رہی غارت گری
اتنے فرقے اور مسالک ہیں بنے اس دور میں
ہے فرشتوں کو بھی مشکل گنتی اب تعداد کی
بادشاہت یا کوئی تعداد والا ہو نظام
جانتا ہوں میں کہ شامل سب میں ہے آلودگی
خون ریزی اس جہاں میں بڑھ رہا بارود ہے
ایسے کاموں سے تجھے حاصل رہے آسودگی
ادنٰی اعلٰی تجھ کو سجدہ کرنے پر مجبور ہیں
سب تری طاقت سے ہے، شامل مری موجودگی

ابلیس (آخری خطاب)

جانتا ہوں میں کہ دنیا میں نہیں باقی کوئی
ان مشیروں سے ہو اعلیٰ، کرتا ہوں آمادگی
ایسے جاری کام رکھنا تاکہ آئے وہ خدا
خاک میں آدم ملے اور ساری اس کی زندگی
میں دکھاؤں اس کو جلوے جس نے کی تردید ہے
میری طاقت میری عزت میری یہ جادوگری
سارے عالم کو مری اب بے دھڑک للکار ہے
سب ہیں کرتے میری چاہت اور زیادہ بندگی

رباعی

ہے مصروف کوئی تری بندگی میں
کوئی کرتا سجدہ تجھے بے خودی میں

تو ہر ایک ذرے میں پنہاں ہے لیکن
حقیقت میں ظاہر تو ہے ان سبھی میں

تری اک تجلی کے موسیٰ تھے طالب
بہت سر جھکائے کوئی عاجزی میں

کوئی گفتگو عرش پر جا کے کرتا
کوئی ڈوب جائے مقامِ خودی میں

نوجوانوں سے خطاب

سبق ہے یہ شاہین بچوں سے میرا
نہیں روک سکتا ہمیں کوئی دریا
سمندر کی موجوں، ستاروں سے آگے
تمھاری ہے دنیا ، ہے مقصد تمھارا
تمھیں اپنے مقصد پہ قائم ہے رہنا
نہیں دیتا کوئی کسی کو سہارا
جو دنیا میں حکمت خدا نے بتائی
سوا اس کے، ملتا ہمیشہ خسارہ
کوئی بھی مفکر کسی قوم سے ہو
نہ غفلت میں تقلید کرنا گوارہ
کبھی رب کے در سے نہ ٹھوکر ہے ملتی
فقط ایک اللہ کی سب کرنا پوجا
اکیلا نہ لفظوں کا قاری ہے بننا
حقیقت سمجھ کر ہے قرآن پڑھنا
بہت راز گہرے چھپے اس کے اندر
نہیں ہوتا آسان ، حکمت کا ملنا
چلا جائے جس روز دنیا سے عامر
نہیں قبر پر میری آکر ہے رونا

کیا بتاؤں!

اب ہے لوگوں کو ہوئی شیطان سے وابستگی
اس جہاں میں بڑھ رہی ہے اس لیے آوارگی
مسجدیں جاگیر بنتی جارہی ہیں سیٹھ کی
دیکھو ان پر میناکاری دیکھو اب کاریگری
اب نہیں شرمندہ ہوتا دیکھ کر آئینہ، دل!
کیوں کہ عالم بھی نظر آنے لگا شیشہ گری
مال سارا لوٹ لیتا، ساتھ عزت کو یہاں
ایسی ہستی ہے عقیدت میں یہاں، درویش جی
کیا بتاؤں ایک لڑکی پر کسی استاد کا
سر سے شفقت سے بڑھا سینے کی جانب ہاتھ جی
روگ دل کو لگ گیا، آگے گیا، پیچھے گیا
ایسی حالت دیکھ مکتب کی، ہوئی شرمندگی
با وضو شیطان اس کو دیکھ کر حیران تھا
پھر زیادہ دیکھ مسجد میں ہوئی حیرانگی
جو منافق ہیں یہاں، عامر تجھے جھٹلائیں گے
ان کو اچھی بھی نہیں لگتی ہے تیری شاعری

حصولِ علمِ فطرت

یہ آنکھ ،کان، ناک اور زبان علم دیتے ہیں
زمین ، آسمان اور گیان علم دیتے ہیں

یہ پھول پودے اور چمن میں تتلیوں کا جھومنا
یہاں کی خوشبو کے ہیں سب جہان علم دیتے ہیں

وہ جگمگاتے چاند تارے روشنی کے سب چراغ
نظر سے آگے کے وہ آسمان علم دیتے ہیں

عظیم ہستی نے جہاں بنایا پھر سجایا ہے
بدن کی روح کے ہیں سب گمان علم دیتے ہیں

وہ علم سارا نور والا سیکھنا ہے سوچنا
قلم سے میری جان سب بیان علم دیتے ہیں

انسانی زندگی !

بچپن سے بلاغت سے جوانی سے ضعیفی
رہتی نہیں پھر پتلے میں یہ روح حقیقی
ہے کھیل تماشے سے بھری ایک کہانی
لگتی تجھے سادہ ہے مگر بات ہے گہری
دنیا یہی دھوکہ ہے ، یہی دنیا حقیقت
جب روح جدا ہوگی تو بن جائے گا مٹی
یہ حسن نہیں رہتا ، نہیں رہتی جوانی
آ جائے گی اک دن ترے بالوں میں سفیدی
جو رہتے یہاں پہلے وہ انسان کہاں ہیں
یہ سوچ ضروری تھی یہی سوچ ضروری
اک کڑوا مگر سچ ہے ، ہے نیت میں خرابی
شیطان کا دھوکہ ہے ، جہالت یہاں پھیلی
وہ جام شہادت ہو، یا وہ جام محبت
ہر نیکی سے بڑھ کر ہے جو ہمدردی ہے نیکی

یارب

یا رب دل مسلم کو وہ نور ہدایت دے
حاصل ہو خود آگاہی اور شوق شہادت دے
بندے ترے ظلمت میں ڈوبے ہیں یہاں اکثر
ان سب کو ہدایت دے اور ذوق تلاوت دے
بدنام ہوئے مسلم اعمال قبیحہ سے
پاکیزہ انھیں کر کے اب اپنی قرابت دے
قصے ہیں مشینوں سے دنیا میں کرامت کے
روحانی کرامت دے، اپنی انھیں رغبت دے
یا رب یہاں مسلم میں ایثار نہیں باقی
رہبر نہیں جو ان کو شعلے سے حرارت دے
اقبال نہیں باقی، اسرار نہیں باقی
رومی دے، غزالی دے اور اپنی شناخت دے
پرسوز رہے اکثر دل قید پرندے کا
آزاد اسے کر کے جینے کی اجازت دے
قابل نہیں ہے عامر لیکن ترا بندہ ہے
یا رب اسے بھی چن لے اور اپنی محبت دے

جدو جہد

جو اللہ کی رہ میں ہے نکلے سپاہی
تو ہر ذرہ دیتا ہے اُس کی گواہی
زبانی کلامی ہے آسان کہنا
فضیلت کا سن کر جو بخشش ہے پائی
ہاں زخموں سے پاؤں ، بدن چور ہوگا
مگر ہوگی حاصل تمھیں پارسائی
قلم سے بدن سے جو کوشش ہے کرتا
کبھی نفس اپنے کو دے رہنمائی

جو ہر حال میں ڈرتا رہتا ہے رب سے
اسے ہوتی حاصل ہے خود آشنائی
مزاج اپنے بدلو تو بدلے زمانہ
نہ چلنا طریقوں پہ ہے خانقاہی
یہودی و نصاریٰ سبھی تیرے دشمن
جو قسمیں ہیں کھاتے کہ ہیں تیرے بھائی

یہ کفار ، مشرک ہیں اللہ کے دشمن
جو شہروں میں کرتے فقط ہیں تباہی
تو ان سے لڑو پاک کر دو جگہ کو
یا غلبے کے شر سے دلاؤ رہائی
وہ فاتح تھے مسلم تو ڈرتے تھے دشمن
علاقوں میں کرتے تھے جب کاروائی
نہیں نرم بستر میں ملتی ہے جنت
یہی بات سچی، حقیقت بتائی
خدا کے طریقوں پہ چلنے سے ملتی
بھلائی دو عالم کی ہے بادشاہی

ہاروت و ماروت

فرشتوں کے نازل واں ہونے سے پہلے
وہاں قوم شیطان سے جادو سیکھے
وہ ہاروت و ماروت! اللہ کی جانب
سے بابل میں اترے تھے دونوں فرشتے
یہ نقصان دیتا ، یہی کفر ہوتا
ہے جادو غلط چیز سب کو بتانے
وہاں سیکھتے کچھ وہ منتر تھے ایسے
میاں بیوی میں جو جدائی ہے ڈالے
ہیں ہم آزمائش ، وہ لوگوں کو کہتے
وہ جادو واں کرنے سے پہلے بتاتے
وہاں لوگ غفلت ، جہالت میں ڈوبے
نہیں سیکھنے سے کبھی باز آئے
نہیں آخرت میں صلہ کوئی اچھا
انھیں ملتا جو قوم جادو ہے سیکھے

نظام جمہوری

جیب میں گر نوٹ ہے
پھر ملے یاں ووٹ ہے
آتا اس میدان میں
جس کے دل میں کھوٹ ہے
آئے طاقت ہاتھ میں
جیسے اب ریموٹ ہے
مال کتنا لوٹتے
تین پر بھی ڈوٹ ہے
مثل ہے جمہوریت
جیسے اوور کوٹ ہے
چور ڈاکو کو ملے
ایک آساں اوٹ ہے
جو کرے انکار ہے
اس کو ملتی چوٹ ہے

عرض کیا ہے

جینا اپنا کر دیا دشوار آپ نے
مال لوٹا خوب ہے سرکار آپ نے
کھولے اپنی شان کے دربار آپ نے
اور بڑھائی اپنی ہے یلغار آپ نے
ہیں بنائے خوب یاں طبقات آپ نے
کردیا افراد کو بیزار آپ نے
اب کریں گے حکم پر سارے ہاں یہاں
سر پہ ان کے رکھ دی ہے تلوار آپ نے
ہاتھ پاؤں دل یہاں سب کچھ رک چکا
کان بھی اب کردیے ہیں بے کار آپ نے
آج کتنے لوگ بھوکے ہیں مر رہے
کر دیا بے بس انھیں دو چار آپ نے
کام سے ہے کردیا انکار آپ نے
ایسے کیا ہمدردی کا اظہار آپ نے

ہاروت و ماروت

ہاں بھیجا تھا دل کش ، حسیں ، خوبصورت!
وہ سیارہ زہرہ بنا کر واں عورت
نشے، شرک یا قتل کرنے کا کہتی
زنا کی فرشتوں کو دیتی وہ دعوت
بہت خوب صورت تھی ، اصرار کرتی
اسے دیکھ بدلی فرشتوں کی نیت
واں ہاروت و ماروت فتنے میں آئے
نشے کی واں حالت میں کر لی تھی صحبت
وہ حقدار ٹھہرے سزا کے فرشتے
غلط چیز دیتی یہی ہے نحوست!

ووٹ اور دین

غریبوں کے نہ گھر جلا
نہ فتنہ اپنا یوں بڑھا
تو جلسے کر جلوس کر
مگر سڑک سے دور جا
نہ توڑ پھوڑ کر یہاں
نہ گولیوں کو تو چلا
نہ لوگ مار قوم کے
تو کچھ خدا کا خوف کھا
تجھے خبر نہ قوم کی
جو ہے نبرد آزما
چمن کے تو خلاف بھی
نہ آگ قوم میں لگا
ہاں دین کا نفاذ کر
مگر تو شر سے باز آ
غلط بیان کر نہ دیں
تو شرم کر، تو کر حیا
غرب کی قوم سے ملا
یہ قاعدہ ہے ووٹ کا
نہ دین آتا ووٹ سے
ہوں صاف صاف کہہ رہا

حضرت یوسف علیہ السلام

سبھی بھائی سوچیں کہ یوسف ہے لگتا
حسیں ہم سبھی سے ، سبھی سے وہ پیارا

اسے پیار کرتے ہمیشہ ہیں رہتے
ہے واضح غلط اس میں والد ہمارا

کریں در بدر! جان سے مار دیں ہم
اسی طرح مل سکتا اس سے کنارا

ہماری جماعت کی حالت ہو بہتر
سوا اس کے کیا پاس اپنے ہے چارہ

کنواں میں اسے ڈال دو ، ایک بولا!
لے جائے مسافر ، واں کوئی گزرتا

وہ یعقوب کے پاس تشریف لائے
وہ بولے کہ یوسف ہے بھائی ہمارا

بھروسہ کریں آپ ، ہم ہیں ، محافظ
واں کھیلیں گے ، نقصان اس کو نہ ہوگا

مجھے ڈر ہے ، یعقوب فرمائے ان سے!
نہ کھا جائے واں بھیڑیا میرا بیٹا

وہ بولے! حفاظت کریں گے واں اس کی!
جماعت کے ہوتے اسے کچھ نہ ہوگا

وہ لے کر گئے ایک گہرے کنواں پر
واں بھائی نے یوسف کنواں میں اتارا

سبھی پھر وہاں سے وہ واپس تھے پلٹے
لگایا تھا کپڑے پہ پھر خون جھوٹا

انھوں نے جو کرنا تھا واں کر دیا تھا
مگر پاک اللہ نے یوسف بچایا

حضرت ابراہیم علیہ السلام

جماعت سے پوچھا وہاں جاہلوں کی
کروں کیوں میں پوجا بھلا مورتوں کی؟

کہا قوم نے! باپ ، دادا کو دیکھا
حفاظت تھے کرتے انھی بت کدوں کی

براہیم فرمائے! جاہل تھے وہ سب
پڑے تھے وہ ذلت میں گمراہیوں کی

کوئی چال ان سب سے میں اب چلوں گا
ہو واضح حقیقت انھی خامیوں کی

وہ کرتے گئے سارے بت ریزہ ریزہ
جو تھے شان جھوٹی، بنے مشرکوں کی

جو موجود مومن براہیم جیسا
یہی کرتا حالت ہے سب باغیوں کی

تاریخ میں

سب ماضی کے حالات قلمبند ہوئے ہیں
اور ساتھ میں اوقات قلمبند ہوئے ہیں
تاریخ وہ تحریف سے محفوظ نہیں ہے
گر ساتھ مفادات قلمبند ہوئے ہیں
اک کھیل تماشا نہیں تاریخ ہے لکھنا
افکار ، مضافات قلمبند ہوئے ہیں
وہ لوگ روابط میں یہاں کیسے تھے رہتے
ان سب کے مقالات قلمبند ہوئے ہیں
تہذیب و تمدن وہاں کے لوگوں کی رسمیں
ہر قوم کے جذبات قلمبند ہوئے ہیں
میدانی ، پہاڑی کہیں صحرائی ہیں خطے
یہ سارے مقامات قلمبند ہوئے ہیں
خوش حال تھے،حاکم سے کوئی بیر تھا ان کو
تب تھے جو فسادات قلمبند ہوئے ہیں
لکھا گیا ہر دور کے بارے میں بہت کچھ
خوش ذات سے بد ذات قلمبند ہوئے ہیں
ہر دور میں کیسے یاں بدلتی رہی دنیا
عبرت کے نشانات قلمبند ہوئے ہیں

شب معراج

اللہ ہی وہ ہستی ہے جو سبحان ہے اعلیٰ
آقا کو ہے مکہ سے جو لے کر گئی اقصیٰ
معراج میں آقا نے نہیں رب کو تھا دیکھا
بر عکس جو اس کے کہے وہ شخص ہے جھوٹا
آدم کو ،براہیم کہ ہارون کو دیکھا
جلوہ وہاں عیسیٰ جبھی موسیٰ کا بھی دیکھا
ملبوس تھے رنگ گندمی مائل وہاں دیکھا
داروغہ جہنم جبھی مالک وہاں دیکھا
اور ساتھ میں دجال کا حلیہ وہاں دیکھا
جنت میں زیادہ وہاں غرباء کو تھا دیکھا
دوزخ میں زیادہ وہاں عورت کو تھا دیکھا
وہ لوگ جو غیبت یہاں کرتے رہیں اکثر
وہ جسم کو ناخن سے تراشیں گے وہاں پر
معراج کی اس رات میں کچھ شک نہیں کرنا
ان سب سے ملاقات میں کچھ شک نہیں کرنا

جبریل نے جب پیش کیے دونوں پیالے
تب دودھ کا آقا نے پیالہ تھا اٹھایا
جبریل نے پھر حمد کی ، آقا کو بتایا!
اللہ نے ہدایت سے ہے آقا کو نوازا!
ہر ایک کنارے پہ لگے موتی واں دیکھے
یاقوت کی زینت سے جو اللہ نے سجایا!
نبیوں کی وہاں آقا نے کروائی امامت
ہر سو رہے قائم سبھی اللہ کی حکومت
معراج تو رحمان کی ہے خاص وہ رحمت
آقا سے بہت خوب ہے اللہ کو محبت!

عصرِ حاضر میں

میری خُودی کو جان کہ عالم رہے مَبہُوت
دشمن مری ہیں جان کے سرکش یہاں طاغوت
تقلید ہے ، الحاد بھی، مشرک یہاں اکثر
مکار یہاں لوگ سبھی پہلے سے بدتر
قرآن کو اب چھوڑ کے افراد کی حالت
باقی کہیں قُوَّت نہیں بے ربط ہے ملت
جن کے دلوں میں بُغُض کہ اسلامی کدورت
ان میں چڑھے پروان ہے انکار کی فطرت
فتنہ ہوا افرنگ کی تقلید کا غالب
دجال ہیں صوفی یہاں مُلّا سبھی کاذب
ہر سو یہاں ابلیس کے فرزند بڑے ہیں
اس قوم کے افراد مسالک میں پڑے ہیں
رہبر یہاں ملتا نہیں دشوار ہے منزل
اس طرز سے بڑھتی رہے افراد پہ مشکل

المیہ!

سن ذرا دجال کی تو آج تک کی گفتگو
جس کے ہاتھوں سے بنا اک ساز کا ہے لاگ تو
صوفی و ملا مشائخ، کارکن ہیں شرک کے
قبلہ ان کے در پہ جاکر بھیج دے سب آخ تھو
ہیں ہوس کے پال رکھے چار کتے لالچی
عصمتِ بنت حوا اب ان کے آگے ڈال تو
ہے چڑیلوں سے زیادہ خوفناک و بدنما
سامنے گرچہ دکھائی دے رہی وہ خوب رو
چاہتی ہے رقص، ایسا عکس ہے اب قوم کا
اب برہنہ سامنے ہوکر جہاں میں ناچ تو
غرب کے ہیں لوگ نکلے آسمانی سیر کو
جن کا تسبیح و طواف و ذکر ہے، سائنس ھو
تجھ کو حاصل ہے جہان بے ثبات و بے ثمر
ان کو آگے لے گئی دانش وری اور جستجو
بے ادب بھی اب ادب پر کر رہا تنقید ہے
جو ہے آتا محفلوں میں بن سنور کر روبرو

عکسِ انتشار!

میکدے خالی پڑے ہیں اب نہیں ساقی کوئی
ساتھ پیرانِ حرم کا ہاتھ بھی نوری کوئی
کچھ زیادہ مل گئی طاغوت کو ہے سرکشی
بادشاہی تخت پر ہے بیٹھتی رانی کوئی
جب ہے آتی سامنے نیلم پری کی مورتی
بچ نہیں پاتا یہاں پر ایک بھی خاکی کوئی
جو کرے جلوے سے اپنے پارسا مسحور کن
سامنے آئے، نہیں پھر مانگتا پانی کوئی
لڑکیاں تو شوہروں کے بھی بنا ہیں حاملہ
کیا خبر اب پاک ہے بچہ کوئی زانی کوئی
ہوچکا شیشہ گری کے دور کا آغاز ہے
آج چیزوں کو زوالِ فن نہیں باقی کوئی
ہر نفس سے پوچھنا ہے لازمی بس اک سوال
آج تک اک بات! روزے کے سوا مانی کوئی؟

اسیرِ ہوس!

لڑکیوں کو لڑکیوں کی بھا رہی ہیں خوبیاں
ہیں دکھائی ان کو دیتیں مرد میں بس خامیاں

ایک دُوجے کے لبوں سے پی رہی وہ جام ہیں
جو ہمیشہ تازہ رکھتی ہیں لبوں پہ سرخیاں

وہ سراپا لذتوں میں ڈوبنا ہیں چاہتی
جو بدن کی کھول کر رکھتی ہیں ساری کھڑکیاں

وہ ہوس کو دینا چاہیں پیار کا اک نام ہیں
پھاڑ لیتی اپنے ہاتھوں سے جو اپنی جالیاں

ایسے شر سے الحذر! جس کا نہیں کوئی علاج
کیا خبر محفوظ کتنی آج تک ہیں لڑکیاں!

22 فروری 2026ء

اے مومن!

اطاعت نہ کرنا کبھی کافروں کی
جماعت سے کہتا ہوں سب مومنوں کی
یہ دنیا خدا کے ہے بندوں کی دنیا
نہیں مورتوں کی، نہیں مشرکوں کی
نہیں کچھ ہے پوشیدہ اللہ کے آگے
مگر بات جھوٹی ہے ان منکروں کی
اجازت تجارت کی ہے تم سبھی کو
نہیں سود والے مگر تاجروں کی
جو بستی خدا کے ہو بندوں کی بستی
نہیں ہے ضرورت وہاں مے کشوں کی
یہ اولاد ، بیوی ، یہ سونے کے زیور
یہ فتنہ ہیں دنیا میں سب چاہتوں کی
مسالک میں مت پڑ! ہاں قرآن پڑھ لے
جو اللہ کی رسی ہے سب عالموں کی
ہمیشہ تو اللہ کی تعریف کرنا
یا آقا کی پیاری سبھی خوبیوں کی

اے اقبال!

اس جہاں کا لازمی ہو کر رہے گا اختتام
جب ہوس کے ہو رہے ہوں سب پجاری یاں امام
کر رہے شاعر عجب سا اس جہاں میں ہیں کلام
ان کو فرصت ہے نہیں اس چیز سے اب صبح و شام
کچھ کو ہونے ہے لگی شیطان سے وابستگی
کچھ تو پہلے سے زیادہ ہو رہے ہیں ہم کلام
اک عجب سا ہے تماشا میں نے دیکھا اب یہاں
چینلوں پر بد زباں سب عورتیں ہیں بے لگام
کچھ جہاں میں سود کھا کر ہو رہے ہیں خندہ زن
عزتوں کو بیچ کر کچھ کھا رہے ہیں سب حرام
ایک فتنہ گر یہودی جو ہے بیٹھا سامنے
کرتے ہیں ابلیس کے فرزند جس کا احترام
جس کے فتنے خوب گہرے ، خوب ہیں تاریک تر
کون لے گا امت مسلم کا اس سے انتقام
کون کر پائے گا اے اقبال اس کو حل یہاں
اب تو تیرے بھی چھپائے جا رہے ہیں سب پیام

مبالغہ آرائی

مرقوم خیالوں میں وہ تدبیر ہیں کرتے
شاعر غلو ساری کہیں تحریر ہیں کرتے

چاہیں تو چراغوں کو کبھی چاند بنادیں
اسرار کبھی جوش کہیں میر ہیں کرتے

وہ رائی کو چاہیں تو بنا سکتے ہیں کے ٹو
جیسے کہ کرامت بیاں اب پیر ہیں کرتے

جو بات ہیں کہتے کبھی کرتے نہیں پوری
ہر چیز کی فرضی بیاں تقدیر ہیں کرتے

اس وادی کہ اس وادی میں رہتے ہیں بھٹکتے
جیسے کسی جنگل میں ہاں خنزیر ہیں کرتے

مسائل اور خود کشی

غصہ کسی بھی بات پہ انسان کا ہونا
پھر ساتھ میں دشمن ترے شیطان کا ہونا
خواہش کوئی پوری نہیں ہو پائی جہاں میں
محدود وسائل، کسی سامان کا ہونا
تنہا کبھی رہنا کبھی سب چھوڑ چکے ہوں
ہر شہر بہت کم کسی پہچان کا ہونا
افلاس، پریشانی کبھی گھر پہ ہے ہوتی
اس وقت پہ آئے کسی مہمان کا ہونا
نمبر ترے پیپر میں بہت کم سبھی آئے
گھر بار سے لعنت کیے طوفان کا ہونا
ہر چند کسی اپنے نے دل توڑ دیا ہو
پھر پاس نہ تیرے اسی تب جان کا ہونا
محبوبِ مجازی سے کسی بات پہ جھگڑا
نفرت اسی کی ذات سے ہر آن کا ہونا
جذبات یہی خود کشی پر کرتے ہیں مائل
بڑھتے رہے دنیا میں ہیں ان سب سے مسائل

قارونیت میں!

قارون کا فرعون کا نمرود کا ملنا
آسان ہے اقساط پہ اب سود کا لینا

ہر شہر میں قائم یہاں افرنگ کا سسٹم
اس واسطے آزاد ہے اس قوم کا رہنا

قانون، عدالت ، سبھی پر حکم ہے ان کا
ہرگز نہیں بے جا سبھی اسرار کا کہنا

کذّاب ہو دجال ہو غالی ہو کہ صوفی
پیشہ وروں کے جُھنڈ کے افراد کا بڑھنا

گو خَمر ہو مَیسِر ہو کہ خنزیر ہو آگے
مومن تجھے ہر چیز سے انکار ہے کرنا

عامر یہاں پر زندگی کفار کی جنت
حق گو ہو، تو دشوار ہے پل پل یہاں جینا

رباعی

قول پورے کر سبھی اقرار کر
عہد پورے کر، نہ تو اصرار کر

بے خطر تو پیار کی اس آگ کا
کود کر ، سارا یہ دریا پار کر

جھوٹے دعوے پیار میں ہوتے نہیں
عشق کا اعمال سے اظہار کر

گر ہے ایماں تو اطاعت لازمی
یا تو اس کی ذات سے انکار کر

بندہ مومن

وہی ایک اللہ سے کرتا دعا ہے
جو سمجھے کہ معبود بس اک خدا ہے
نہیں جھکتا مومن ہے غیروں کے در پر
ہے ایمان! اللہ ہی حاجت روا ہے
وہ جھکتا ہے سجدے میں آنسو بہاتا
یہی درد دل کی سمجھتا دوا ہے
وہ عشقِ حقیقی میں جنت سے آگے
تصور میں اپنے اسے دیکھتا ہے
وہ تثلیث ، دوئی کا قائل نہیں ہے
کروڑوں کی جانب بھی مائل نہیں ہے
حیات اس کی اللہ کی رہ میں ہے گزرے
کوئی غیر رستے میں حائل نہیں ہے
خزانے محبت کے رکھتا ہے دل میں
وہ دنیا کی دولت کا سائل نہیں ہے
ہمیشہ وہ سبحان سبحان کہتا
کلام اپنے میں وہ ہے قرآن کہتا
نہیں شان اپنی کے چرچے وہ کرتا
وہ تکبیر اللہ ھو اکبر ہے کہتا

فبای الاء ربکما تکذبن

ترے ذکر سے ہے سکوں دل کو ملتا
کوئی حد نہیں ہے تری راحتوں کی
نوازے تو مومن کو جنت میں میوے
کوئی حد نہیں ہے تری چاہتوں کی
ترا نام لاکھوں کتابوں سے افضل
کوئی حد نہیں ہے تری حکمتوں کی
جہاں میں ترے عفو سے سب ہیں زندہ
کوئی حد نہیں ہے تری رحمتوں کی
جہاں ایک آباد ذرے میں کردے
کوئی حد نہیں ہے تری قدرتوں کی
نہیں نسل آدم سے ممکن کہ دیکھے
کوئی حد نہیں ہے تری وسعتوں کی
جو چاہے تو اک کن سے دنیا بدل دے
کوئی حد نہیں ہے تری طاقتوں کی
کوئی بھی بشر ہو، نہیں گن ہے سکتا
کوئی حد نہیں ہے تری نعمتوں کی

اے ساقی!

ہر مجاہد کو کروں پہلے سلام اے ساقی
پھر کروں بعد میں آغاز کلام اے ساقی

ذات لا ریب تری، نور و بشر میں یکتا
آپ کے حسن کو حاصل ہے دوام اے ساقی

آپ اخلاق میں کردار میں سب سے اعلیٰ
آپ معراج میں نبیوں کے امام اے ساقی

مجھ کو حاصل نہیں اصحاب سی الفت لیکن
میرا دل چاہے بنے تیرا غلام اے ساقی

میرے اس دل کے جہالت کے جہاں کو کردے
علم کے نور سے لبریز تمام اے ساقی!

بیچ کر عصمتیں پیران حرم لوگوں کی
میکدے میں کریں آرام و قیام اے ساقی

تیری امت پہ جہالت سے زوال آیا ہے
جان اور مال بھی پاس ان کے حرام اے ساقی

زندگی سوز میں گزرے ہے ہمیشہ ان کی
جن کو حاصل ہے حقیقت کا پیام اے ساقی

گناہ کے کام

لوط کی وہ قوم جو کرتی رہی تھی تب گنہ
آج کل کے لوگ بھی تو کر رہے ہیں اب گنہ
کوئی اپنوں کو کرے ہے قتل اس بھی دور میں
زلزلے آتے ہیں تب ہوتے یہاں جب جب گنہ
ایک حصہ مانتے ہیں دوسرے کو چھوڑتے
کرتے ہیں انکار کا سارے یہاں کاذب گنہ
جانور مردہ ، سور، تم پر ہوئے سارے حرا
اور پکاریں نام کو رب کے سوا تو سب گنہ
جو یہاں قیمت سے بیچیں ہیں ہمارے دین کو
وہ سبھی دوزخ کا کرتے خود یہاں واجب گنہ
کوئی حق تلفی ہے کرتا جو وراثت میں یہاں
کر رہا دولت کی خاطر وہ بھی ہے مطلب گنہ

عورتوں کو چاہیے پورے کریں عدت کے دن
پھر کریں شادی وگرنہ خوب پائے سب گنہ
جو لگائے دوسروں پر کوئی بھی بہتان ہے
ہاتھ پاؤں کر رہے ہیں ساتھ اس کے لب گنہ
سود لینا جادو کرنا ساتھ میں توہین کے
وہ سبھی پچھم سے لائے ہیں یہاں پورب گنہ
سچے دل سے توبہ کرتا بنتا نیکو کار ہے
بخش دیتا اس کے پچھلے ہے ہمارا رب گنہ

آثار قدیمہ، انسانی نگینہ

تصویر کشی خوب بہت لوگ ہیں کرتے
کاریگری بھی خوب بہت لوگ ہیں کرتے
دنیا میں ہے موجود یہاں چین کی دیوار
روشن رہے اِسکندرِیَہ کا بھی وہ مینار
بابل کے وہ باغات کہیں رہتے معلق
مشہور ہیں ،اکثر سنا ان کے متعلق
ہے تاج محل، ماچو کہ ڈیوڈ کی وہ مورت
کارل، ڈی ملو ، پیٹرا ، بدھا کی وہ مورت
ہیں مصر کے اہرام یا ڈیوس کہیں روڈس
موجود ہے فرعون، موائی کی وہ مورت
ہے پاک میں موجود یہاں سندھ جو خطہ
انساں کی پرانی کسی تہذیب کا حصّہ
لیکن نہیں معلوم کہ تخلیق کا قصہ
شیرازہ بکھیرے گا کہیں ٹوٹ کے خستہ
انساں نے بنائے ، بنے ، آثار قدیمہ
انسان سمجھتا ہے انھیں اپنا نگینہ

انسانی ارتقاء و بقاء

کبھی یہ ستاروں کے نیچے تھا سوتا
کبھی یہ اکیلا تھا غاروں میں ہوتا
بدن پر نہ کپڑے نہ چادر تھی ہوتی
نہیں تب میسر اسے تھا بچھونا
یہ پتوں سے اپنا بدن تھا چھپاتا
کبھی کچے پھل ، سبزیاں اس کا کھانا
اسے اپنی جاں کا ہمیشہ تھا خطرہ
تبھی پاس نیزے یا بھالے تھا رکھتا
بیابان ، جنگل کا تنہا مسافر
پہاڑوں سے گرتا یا صحرا میں مرتا
مگر وقت نے اس کو سب کچھ بتایا
ہاں انداز جینے کا اس کو سکھایا
یہاں اس نے دیکھے بہت تھے مسائل
وسائل سے سب کا تبھی حل نکالا
بنائی ضرورت کی ساری ہیں چیزیں
تھا انساں کو آیا یہاں ایسے جینا
حقیقت یہی ہے سبھی کو ہے مرنا
مگر آج انساں تجھے کیا ہے کرنا

نصیحت

اے انساں تو آیا یہاں زندگی میں
تو مصروف رہنا یہاں بندگی میں
نہیں بندگی صرف روزے نمازیں
ترا وقت گزرے نہ آوارگی میں
حیا ، خوف دل میں بھی لازم تو رکھنا
گناہوں کا اقرار، شرمندگی میں
ہو نیت بھی اچھی ہو کردار اچھا
ہاں دل میں محبت بھی ہو بے خودی میں
صنم چاہتا ہے تراشے صنم کو
یہاں خوبصورت کسی مورتی میں
اکیلا وہ رب ہے دکھائی جو دیتا
کسی کو کسی میں ، کسی کو کسی میں
خدا کے تو عاشق ہیں ہمدرد ہوتے
وہ اکثر ہیں رہتے یہاں عاجزی میں
سنا تو نے عامر کہا کچھ جو میں نے
نصیحت ہے میری یہ شائستگی میں

نصیحت

(زر سخر)

نہیں کلام سے اپنے غلام پیدا کر
یہاں تو نفس سے اپنے نہ رام پیدا کر
ذرا تو نفس میں سوز و گداز پیدا کر
جھکے جو نور کے آگے ، عوام پیدا کر
تری جو روح کو لے کر چلے ستاروں پر
خودی کو سیکھ کہ ایسی وہ شام پیدا کر
یہاں نہ دید ہے ساقی کوئی نہ پیدا ہے
یہاں تو شوق سے مینا و جام پیدا کر
ملی جو خاک ہے اس کا لحاظ کر لینا
وجود روح سے ایسا سلام پیدا کر
مرے طریق میں شوخی کوئی نہ تعریفی
طریق حسن سے ایسے کلام پیدا کر
رہے نہ شیشہ گری باقی تجھ میں شاہانہ
خودی میں ڈوب کہ اپنے پیام پیدا کر
اے زر! تو سیکھ ، ابوذر سے ذات باری کو
یہاں تو دنیا میں ان سا قیام پیدا کر

عصرِ حاضر سے الحذر

الحذر اس قوم کے افراد سے میں الحذر
چل ہیں دیتے منہ اٹھا کر ان کا ہوتا رخ جدھر
زندگانی اس جہاں میں اپنی خاکستر رہی
شعلہ میرے جسم کا جلتا رہا شاید ادھر
لاش مسلم کی فلسطیں میں کہیں جلتی رہی
ہاتھ باندھے سب یہاں ہوتے رہے ہم باخبر
روح سوئے جسم جا گے، ایک مردہ شخص کا
ان شہیدوں پر کرے ماتم کہ روئے خاک پر
تھوڑی عزت بھی تجھے حاصل نہیں عالم میں ہے
سارے دشمن رکھتے ہیں جوتی کی اپنی نوک پر
اتنی غفلت نے دکھا غافل تجھے مرنا بھی ہے
سینہ اپنا چاک کر دامن بھی اپنا چاک کر
منتظر بیٹھے رہے عامر یہاں کس کام کے؟
نورِ حق پہچان کر اب شام سے پھر صبح کر

26 اکتوبر 2025ء

امروز!

یہ فیض ہے جس ذات کا ، وہ ذات گرامی
حیراں ہوئے مکتب کے ہیں استاد گرامی
اب شوخیاں الفاظ میں آنے لگیں میرے
سب کرم ہے تیرا مرے محبوب حقیقی
الحاد کو کچھ لوگ بہت خوب ہیں لکھتے
ان کو مری تحریر نے تردید نوازی
الحاد ، جہالت ،کہیں تعویذ کہ منتر
امروز تو دیکھی یہاں اخلاق کی پستی
کچھ خوف مسائل کہ مصائب یہاں دیکھے
اس طرز پہ آئی مجھے بچپن سے جوانی
کچھ لوگ ترے دین سے بیزار ہیں کرتے
ہوتے نہیں اکثر وہی قرآن کے قاری
اکثر یہاں ابلیس کے باشندے ہیں دیکھے
صورت گری میں ان کی ہے صورت بھی سہانی
تدریسی کہ تنقیدی مراحل جہاں دیکھے
تحریر میں دیکھی یہاں تحریف نگاری
حاصل نہیں فن پارے نہ ذوقِ جنوں باقی
بگڑی ہوئی دنیا کے یاں مالک بنے صوفی
عامر یہاں اقبال کی ملتی مجھے دنیا
قرآن کے آتے مجھے پھر روح معانی!

رباعی

قانونی، نجی سب ہے اداروں میں سہولت
واضح بیاں کر دیتے ہیں اپنی یہاں قیمت

اچھے سے ملے اچھے یہاں کام کی نعمت
گر آپ ادا کر سکیں ہر چیز پہ رشوت

جب قتل، زنا، سود کہ چوری کی ہو کثرت
افراد پہ حاکم بنے جس دور میں عورت

سمجھو کہ قیامت کی نشانی ہوئی پوری
جب خوف خدا سے رہے محروم وہ ملت

افریقی بچے

ان کو نہیں حاصل وہاں پر اچھی رہائش
اخبار پہ تشہیر یا ہوتی ہے نمائش
بچپن میں بھی ملتی نہیں ہے کھیل یا مستی
گمنام ہے ہستی رہے اجڑی ہوئی بستی
زندہ انھیں رہنے کے ہیں حاصل نہ وسائل
ہر روز انھیں ملتے ہیں بھرپور مسائل
پانی کی ضرورت وہاں ابلاغ کی قلت
حاصل نہیں رونق نہیں زینت یا سہولت
کمزور ہیں لاغر ہیں ، وہاں ظلم ہیں سہتے
ان سب کی نگاہوں سے وہاں آنسو ہیں بہتے
وہ درد جو رکھتے کوئی ہمدرد ہی سمجھے
جب بیٹھ کے تنہائی میں دل سے کوئی سوچے
مجبور ہیں معصوم ہیں جس ملک کے بچے
تعلیم سے محروم ہیں جس ملک کے بچے

پودوں کی اہمیت

درپیش زمانے کو یہی تلخ حقیقت
انسان کو خوراک کی رہتی ہے ضرورت
پودے جہاں پھلدار ہیں ، اشجار جہاں پر
انساں کو ضروری ہے کرے ان کی حفاظت
انسان اسی پیڑ کے سائے تلے بیٹھے
پھر بھی انھی کو کاٹ کے حاصل کرے دولت
گندم جہاں اور دھان کی فصلیں جہاں ہوتی
ہونے نہیں دیتے کبھی خوراک کی قلت
فصلیں یہاں لاتی ہیں بہاروں میں جوانی
جب پہنچے انھیں خوب ہے سورج سے حرارت
انسان تو ماحول کو آلودہ ہے کرتا
پودوں سے ملے خوب ہے عالم کو طہارت
پودوں کو لگانا خدا کی رہ میں ہے صدقہ
مل کر سبھی حاصل کریں ہم ایسی سعادت
عالم کی بہاروں کو حسیں کرتے ہیں پودے
اور بیٹھ کہ اشجار پہ خوش ہوتے پرندے

فتنے!

ہے حیا سے ہوگئی بے زار عورت ہر طرف
ظلم کرنے قتل کرنے کی بھی عادت ہر طرف
میں نے مرتا انساں دیکھا زن سے کرکے دل لگی
بن گئی انسان کی کیوں ایسی سیرت ہر طرف
بھول کر داخل ہوا تھا حسن کے بازار میں
بِک رہا تھا حسن واں پر لگ کے قیمت ہر طرف
بے قراری دل میں آئی دیکھ کر تاریک شب
قیدِ مرقد میں مرِی کیا ہوگی حالت ہر طرف
ایسے مکتب جو جہالت کو کہیں تعلیم ہے
بڑھ رہے ہیں اس جہاں میں بن کے زینت ہر طرف
میں نہ مومن بن سکا کیوں تو نہ مجھ کو مل سکا
صوفی کیسے دیکھتے ہیں تیری صورت ہر طرف
بھول بیٹھے تجھ کو بندے ہوگیا خالی حرم
زر زمیں اور زن کے جھگڑے پر ہے محنت ہر طرف
تھام لوں اللہ کی مضبوطی سے رسّی کس طرح؟
صوفی مُلّا شیخ جی کی ہے جماعت ہر طرف
حاکمیّت اُس خدا کی ہوگی قائم کس طرح
پھرتا ہوگا گر تُو مسلم مثلِ میّت ہر طرف

شیخ جی کہتے ہیں کافر گر نہ مانو ان کی بات
اپنی مرضی کی شریعت اور طریقت ہر طرف!
عبد شیطاں مجھ کو جاہل میرے پیچھے جب کہیں
ایسا تب ہو پھیل جائے جب جہالت ہر طرف
ووٹ سے ابلیس آئے اور مسلّط ہوگئے
دہقاں غرباء کی جنھوں نے لوٹی دولت ہر طرف
تُو ہے عامر ایک شیدا جیسے اک اقبال تھا
توڑ دی شیطاں نے فتنوں سے ہے ملت ہر طرف

میری خُودی کو جان کہ عالم رہے مبُھوت
دشمن مری ہیں جان کے سرکش یہاں طاغوت

(عامر ثقلین)



پیام جبریل